

انفاق فی سبیل اللہ

ماہنامہ  
مَجَلَّہ  
حضرت کرمان والا  
جلد: 25 | محرم الحرام 1443ھ، اگست 2022ء | شماره: 01

مرشد ہوتو  
حضرت کرمان والے  
رحمۃ اللہ

مرشد کی یادیں

کلام بابا فرید گنج شکر  
رحمۃ اللہ



حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی محبتِ اہل بیت

شجرکاری

یزید آج بھی بنتے ہیں لوگ کوشش سے  
دیدہ بینا



## Monthly "Majalla Hazrat Karmanwala"



شیخ ظہور احمد (ادکاڑا)

طالب دعا

درو شریف ہی اسم اعظم ہے  
(فرمان حضرت کراماں اے رحمت علیہ)

غلہ منڈی  
بہاول نگر

عیان کمیشن شاپ

0300-7922651 وسیم سرور  
0304-4382506 محمد اصغر چیتا

0321-7929410  
0333-7929410  
0300-7929410

محمود احمد جانی

پروپرائیٹر

چاول، دھان اور گندم کی خرید و فروخت کا با اعتماد مرکز



ہر قسم کے ہوزری گارمنٹس کنٹریکٹر  
لیبر دستیاب برائے کٹنگ، اسچنگ، فٹنگ

کرماں والا گارمنٹس

گارمنٹس مینوفیکچر اینڈ ایکسپورٹر



karmawala7@gmail.com  
021-35158786

پلاٹ نمبر 82، 83 سیکٹر C-1، 31 KDA، کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی

پروپرائیٹر چیرمین جمیل اراٹیں ٹیٹی

0302-2021791  
0310-1321791

## فیضانِ کرم

اعلیٰ حضرت، گنج کرم  
پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری  
حضرت کرامؑ والے رحمۃ اللہ علیہ

بابا جی سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بابا جی سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جانشین گنج کرم، شیخ الشان، بابا جی  
سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

## سرپرست

مخدوم الشان پیر سید مصصام علی شاہ بخاری  
پیر سید محمد میر ام بخاری

پیر سید شہر یار بخاری  
سجادہ نشین حضرت کرامؑ الا شریف

## چیف ایڈیٹر

محمد سمیع اللہ نوری جٹبی

## ایڈیٹر

ثناء اللہ جٹبی مجددی نقشبندی

## مینجر

محمد زبیر جٹبی، منزل حسین جٹبی

حضرت کرامؑ الا شریف کی روحانی، تبلیغی اور تربیتی  
سرگرمیوں کا ترجمان رسالہ

ABC  
CERTIFIED

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت

ماہنامہ

# مَجَلَّہ

## مَحْضُوتِ کَرَامَاتِ وَالِدِ شَرِیفِ

## معاونین

محترم جناب حاجی عزیز اللہ جٹبی، عرب شریفی  
محترم جناب پیر حاجی عبدالرشید جٹبی، کراچی  
محترم جناب پیر احسان علی جٹبی، فیصل آباد  
محترم جناب صاحبزادہ پیر حافظ محمد عمر نقشبندی  
محترم جناب چوہدری محمد وحید، لاہور  
محترم جناب محمود اکبر گل، پتوکی  
محترم جناب ظفر احمد بھلی جٹبی، گوجرانوالا  
محترم جناب شیخ ظہور احمد، اوکاڑہ  
محترم جناب محمد کامل جونیہ جٹبی، بہاولنگر

ہدیہ فی شمارہ 50 روپے

سالانہ فیس (عام ڈاک) 600 روپے

## ڈاک پتہ

”مجلہ“ حضرت کرامؑ والا“ جی۔ ٹی روڈ اوکاڑہ

معلومات یا شکایت کی صورت میں رابطہ

0321-4471746

info@tayyabi.com

محمد سمیع اللہ نوری پبلشرز نے آصف شکیل پرنٹرز ساہیوال روڈ اوکاڑہ سے چھپوا کر جاری کیا۔

نمائندگان سے ماہنامہ مجلہ حضرت کرمان والا حاصل کرنے کے لیے رابطہ کر سکتے ہیں۔

### ساہیوال

محمد احسان الحق جی، ہڑپہ اسٹیشن 0345-7434432

### ضلع بھاولپور

ملک سجاد حسین، انارکلی بازار حاصل پور 0305-2100054

حاجی غلام مصطفیٰ نقشبندی، منڈی بزمان 0346-8850659

چوہدری محمد سجاد جی، خیر پور ٹا سیمالی 0300-7850681

### خانپوال

پیر میاں کاشف رشید جی 0300-8400919

محمد جمیل جی (میاں چنوں) 0300-4070256

### لاہور

سیح اللہ برکت جی، کرمان والا بک شاپ 042-37249515

### عارف والا، پاکپتن شریف

پیر سید عزیز اللہ شاہ صاحب چک 57 ای 1 بی 0301-7258076

ماسٹر احمد حسین جونیہ، چک 135 ای بی 0300-6948619

محمد نصر اللہ جی، چک 39 ای بی 0340-0419139

محمد طارق سرور جی، چک 52 بلوچاں والا، 0300-6941366

آصف علی جی، بھجری چک، 0304-6555668

محمد امجد نمبردار، چک 50/SP 0321-6538050

جناب قاری محمد شریف 0302-4595732

راؤ محمد یونس جی، چک شفیق 0304-8331497

### اوکاڑہ، بصیر پور، دیپالپور

شیخ محمد لطف اللہ انجم نقشبندی، بصیر پور 0322-7022792

حاجی محمد عاشق جی، تحصیل امیر دیپالپور 0300-7954818

حافظ محمد عثمان جی 0303-5997733

حاجی محمد انور 0308-1453872

### گوجرانوالہ

رانا محمد عرفان جی، کسیرہ بازار زرد بلال مخموری 0303-3177294

سندھ محمد نعیم جی، ساگھڑ روڈ نواب شاہ، 0300-3357443

### راولپنڈی

شمیر حسین جی، مایر پورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی 0300-5566095

### فیصل آباد

ملک اشفاق احمد 0322-6233239

پیر عبدالغفار جی 0301-3201484

محمد حسین چشمہ 0321-6656956

### ضلع قصور

حاجی محمد سلیم جی، حاجی محمد نعیم جی 03004579616/03004575616

حاجی شہزادہ محمد یونس جی، پانیٹر 0300-0436175

محمد اسد علی جی، مولا پور چوئیاں 0300-6546847

صوفی محمد یونس جی، الہ آباد چوئیاں 0300-8045717

محمد رمضان قادری، ماڈا حملہ 0301-4892580

محمد خالد اقبال، چک ۶۶، دینا تھہ 0300-4502995

حاجی منیر احمد جی، پانیٹر چک 46، پتوکی 0301-4767704

ڈاکٹر غلام حیدر، الہ آباد روڈ، چوئیاں 0302-6544702

### بھاولنگر

محمد انصاف فیصل جی، خادم آباد کالونی 0321-7007270

عبداللطیف غوری، ڈوگہ بوگہ 0306-4482397

حافظ محمد شمس، منجن آباد 0301-7635322

حافظ شیر محمد جی، ڈوگہ بوگہ 0306-6792786

حافظ اعجاز اکرم جی، ڈاھرا نوالا 0300-3590919

ماسٹر غلام مصطفیٰ، ہارون آباد، 0301-7685477

محمد کمال علی جی، چک کمال پورہ، 0300-7580219

اعجاز احمد انجم ایڈووکیٹ، ڈسٹرکٹ کورٹ 0300-9582038

محمد مظہر جی، چند گٹی، ڈوگہ بوگہ 0301-7274918

صوفی محمد شارف جاوید جی، کرمان والا ٹوٹنٹ 0300-7925707

### میلسی، بورے والا، وھاڑی

محمد طاہر غنی، وھاڑی 0300-6875903

محمد اسحاق جی، بورے والا 0323-1228445

عبدالکریم زاید (خادم مرکز محفل میلاد سہوکا) 0302-7994116

محمد ساجد جی، چک نمبر 259، ساجد ٹاؤن 0303-7844696

محمد عمران جی (نشی پٹے والا)، 0302-7990561

حاجی محمد بشیر جی، شاہد آؤز، چوگٹی نمبر 5، 0334-779632

شوکت علی نقشبندی شیاری والا، ڈاما جی وال 0304-1065690

محمد ذوالفقار جی، گھوموڈی 0307-4585243

عبدالروف (88/WB) بورے والا

### گوجرہ ضلع ٹوبہ

محمد یحیٰ انصاف جی، کوٹ عہدی حاس 0303-7076450

محمد عمیر احمد جی، کچا کوہرہ 0333-7280299

ڈاکٹر مجاہد حسین جی، پسرہ روڈ کوہرہ 0306-6735363

### سیالکوٹ

جی اسلاک پبلک سکول، باجڑہ گرمی، 0321-6187792



## فہرست مضامین

01	انظہارِ تعزیت	15	شعبہ نشر و اشاعت
02	نعت شریف	16	عبدالحمید چٹھہ
03	کیسا حسین نام ہے مولا حسین کا	17	محمد رضا نقشبندی
04	یزید آج بھی بننے ہیں۔۔ (دیدہ بیٹا)	18	ثناء اللہ طیبی مجددی نقشبندی
05	حضرت عمرؓ کی محبت اہل بیتؑ	22	حماد اعوان طیبی
06	کلام بابا فرید گنج شکرؒ	27	مزل حسین طیبی
07	مرشد کی یادیں	32	ثناء اللہ طیبی مجددی نقشبندی
08	تبلیغ کیسے کریں؟	42	رافعہ عروج ملک
09	شجر کاری	48	پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر صدیقی
10	انفاق فی سبیل اللہ	52	محمد علی قادری
11	مرشد ہو تو حضرت کرام والےؒ	55	محمد سمیع اللہ نوری طیبی
12	تبلیغی و تنظیمی سرگرمیاں	60	شعبہ نشر و اشاعت
13	شجرہ طریقت سلسلہ نقشبندیہ	64	شعبہ نشر و اشاعت

نوٹ: ادارہ کا مضمون نگار حضرات سے کلی اتفاق ضروری نہیں!

# مرکزی تنظیم آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

## زیر سایہ

مخدوم المشائخ حضرت پیر سید مصصام علی شاہ بخاری مدظلہ العالی | پیر سید محمد میرام بخاری مدظلہ العالی

## زیر نگرانی

پیر سید شہر یار شاہ بخاری مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف)

ضلعی تنظیم کمیٹی لاہور :: پیر ملک محمد اسلم طیبی، پیر حاجی وارث علی طیبی، محمد ظاہر سکھیرا طیبی، فتح محمد طیبی  
نگران ٹاؤن ضلع لاہور ::

پیر وارث علی طیبی	رائیوٹ روڈ	عطاء اللہ طیبی	نشر ٹاؤن	عدنان سکھیرا طیبی	اقبال ٹاؤن
راجہ داؤد جاوید طیبی	عزیز بھٹی ٹاؤن	ظاہر سکھیرا طیبی	واہگہ ٹاؤن	ملک مدثر طیبی	سمن آباد ٹاؤن
پیر ملک محمد اسلم طیبی	شاہیماں ٹاؤن	فتح محمد طیبی	گلبرگ ٹاؤن	محمد اقبال بھٹی	راوی ٹاؤن
پیر غلام مرتضیٰ طیبی	شاہیماں ٹاؤن	سمیع اللہ برکت	داتا گنج بخش ٹاؤن		

ضلعی تنظیم کمیٹی بہاولنگر :: خلیفہ پیر محمد امین طیبی

تحصیل امیران بہاولنگر ::

پیر محمد افضل باجوہ طیبی	خادم آباد بہاولنگر	علی حسن طیبی	ہارون آباد
محمد حنیف ڈوٹو طیبی	ڈونگہ بونگہ	شبیر احمد	مچن آباد
گلزار احمد طیبی	چشتیان شریف	محمد یوسف طیبی	ڈھرانوالا
محمد رشید	فورٹ عباس	حاجی غلام رسول طیبی	فورٹ عباس
شیخ محمد نصر اللہ	بہاولنگر		

ضلعی تنظیم کمیٹی پاکپتن: پیر محمد علی شاہ کریم طیبی، پیر جمیل احمد طیبی، پیر حاجی عبدالودود طیبی، ڈاکٹر شوکت سکھیرا

تحصیل امیران پاکپتن شریف ::

قاری گلزار احمد	عارف والا	محمد ارسلان	عارف والا
خلیفہ پیر ذوالفقار علی طیبی	پاکپتن شریف		
میاں حسن علی طیبی	نائب امیر پاکپتن شریف	معظم علی طیبی	نائب امیر پاکپتن شریف

ضلعی تنظیم کمیٹی وہاڑی :: پیر شفقت علی طیبی، پیر فتح اللہ طیبی، محمد طاہر غنی  
تحصیل امیران وہاڑی ::

پیر محمد شکیل طیبی	بورے والا	محمد لطیف طیبی	بورے والا
محمد ریاض طیبی	میلیسی	محمد عمران	وہاڑی

تحصیل امیران اوکاڑہ ::

حاجی محمد عاشق طیبی	دیپالپور	محمد نصر اللہ طیبی	ریٹالہ خورد
محمد شوکت علی طیبی	اوکاڑہ		

ضلعی تنظیم کمیٹی ساہیوال :: پیر ڈاکٹر رحمت اللہ طیبی (چیچہ وطنی)، احسان الحق طیبی (ساہیوال)

ضلعی تنظیم کمیٹی فیصل آباد :: ملک محمد اشفاق، محمد شکیل طیبی، لیاقت علی جٹ

ضلعی تنظیم کمیٹی قصور :: پیر محمد حنیف طیبی

تحصیل امیران قصور ::

خلیفہ پیر بابا عیش محمد طیبی	چوکی	حاجی منیر احمد طیبی	کوٹ رادھا کشن
حاجی محمد سلیم طیبی	چوکی	محمد امین طیبی	قصور
پیر میاں امجد علی طیبی	چوکیاں		

ضلعی تنظیم کمیٹی سیالکوٹ :: پیر وجاہت حسین بھلی طیبی

تحصیل امیران سیالکوٹ ::

حاجی ذوالفقار طیبی	پُروہر	محمد ارشد طیبی	سیالکوٹ
--------------------	--------	----------------	---------

ضلعی تنظیم کمیٹی خانیوال :: پیر میاں کاشف رشید طیبی

تحصیل امیران خانیوال ::

طالب حسن	خانیوال	محمد قمر رضا طیبی	میاں چنوں
----------	---------	-------------------	-----------

کرم کی برگھا  
تجلیات نور  
رحمت بے کراں  
بے حساب برکت و ثواب

دکھوں، غموں، پریشانیوں اور مسائل سے نجات پائیں  
درود و سلام پڑھیں



دن رات، 24 گھنٹے جاری

# مجلس درود و سلام



مزار اقدس حضرت کرمان والے کے قرب میں قائم کردہ نشست میں شمولیت اختیار کریں

**Find us on internet**

[www.karmanwala.com](http://www.karmanwala.com)

FaceBook /karmanwala

FaceBook /hazratkarmanwala

FaceBook /babajee.karmanwala

You Tube /karmanwala

DailyMotion /karmanwala

مزید تفصیلات  
کے لیے  
رابطہ کریں

**044-2513317**

**0321-4471746**

حضرت کرمان والا شریف، جی ٹی روڈ اوکاڑہ



سالانہ

ختم

10

محرم

الشہید

امام عالی مقام  
علیہ السلام

شہدائے کربلا  
اہلبیت اطہار

صبح 9 بجے تا نمازِ ظہر

حضرت کرمان والا شریف  
اوکاڑا

مقام

جگر گوشہ جاشین گنج کرم، وارث کرم، قائم میراث گنج کرم  
پیر سید شہریار بخاری سجادہ نشین حضرت کرمان والا شریف

الداعی



Like

/Hazratkarmanwala  
/Babajee.karmanwala



مڈل میسٹر کلاس  
طالبات کے لیے

عالمہ فاضلہ درس نظامی کلاسز میں

داخلہ شروع

تنظیم المدارس بورڈ سے الحاق شدہ



/Hazratkarmanwala  
/Babajee.karmanwala

حضرت کرمان والا گرلز کالج اینڈ یونیورسٹی

آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف اوکاڑا

برائے معلومات 0321-4471746

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِیَا اَیُّدِیْہِیْ

# چہارم سالانہ امام حسینؑ

بمقام

ضلعی مرکز نقشبندیہ

جامعہ مسجد نور چٹی کرمان والی  
غازی آباد لاہور

بتاریخ

20

صفر المظفر

زیر سرپرستی

سجادہ نشین  
حضرت  
کرمان والا  
شریف

## پیر شہر بازار بخاری سید ہر بازار بخاری

محمد سمیع اللہ نوری خادم سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

الداعی

# آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف

کے خانقاہی نظام کی تاریخی روایت کے تسلسل میں  
ضرورت مند، نادار  
مساکین، یتیم اور حق افراد کیلئے

## لنگر خانہ

طیبی

ہر سوموار لنگر کا انتظام  
بوقت: عصر تا مغرب

زیر سرپرستی

باباجی پیرسید

میر طیب علی شاہ بخاری  
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زیر نگرانی

چکر گوشہ چائین سچ کرم، وارث کرم، قاسم میراث سچ کرم

پیرسید شہریار بخاری

سجادہ نشین حضرت کرمان والا شریف

برائے ایصال ثواب: باباجی پیرسید میر طیب علی شاہ بخاری کرمان والے

خادم لنگر خانہ یونین کونسل عزیز بھٹی ٹاؤن: راجد داؤد طیبی 0321-7888817



”كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ  
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ“

ترجمہ: یعنی تم ان سب امتوں سے بہترین امت ہو جو لوگوں میں  
ظاہر ہوئیں کیونکہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو



مرکز رشد و ہدایت

سرچشمہ فیوض و برکات، منبع انوار و تجلیات

آستانہ عالیہ حضرت کرامؑ الا شریف اوکاڑا سے 3 روزہ

# تبلیغی و فود

ہر ماہ کے دو سرے جمعہ  
بعد نماز جمعہ روانگی

سال بھر میں کم از کم ایک بار ضرور شمولیت کریں  
باقی گیارہ ماہ اپنے علاقے میں تبلیغ کریں

پیر سید شہر یار بخاری

سجادہ نشین حضرت کرامؑ الا شریف

الداعی

شعبہ تبلیغ و تربیت آستانہ عالیہ حضرت کرامؑ الا شریف اوکاڑا



Hazrat

# Karmanwala Petroleum Service

حضرت کرمانوالہ پٹرولیم سروس

Prop.

**Ch. Imran Mehmood**

**0321-9464455, 0333-9871111**

**6-KM Bahawalnagar Road Minchinabad**

بہاولنگر روڈ منچن آباد



آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کی زیر سرپرستی  
تعلیمی، تعمیری، فلاحی منصوبہ جات کی تکمیل کے لیے

فطرانہ

صدقات

زکوٰۃ

کفارہ

فدیہ

عُشْر

\_\_\_\_\_ کسی کا اُجڑا ہوا گھر بسا سکتی ہے  
\_\_\_\_\_ کسی غمگین کو خوشیاں دے سکتی ہے  
\_\_\_\_\_ کسی فاقہ کش کی بھوک مٹا سکتی ہے  
\_\_\_\_\_ کسی محتاج کے لیے سہارا بن سکتی ہے  
\_\_\_\_\_ کسی کے قلب میں علم کا نور بسا سکتی ہے  
\_\_\_\_\_ کسی پریشان حال کو آسودگی بخش سکتی ہے  
\_\_\_\_\_ کسی بے سہارا کے لیے سائبان بن سکتی ہے  
\_\_\_\_\_ کسی غریب کے آنگن میں خوشحالی اُتار سکتی ہے

کیوں کہ  
آپ کی  
دی ہوئی  
امداد

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف جی۔ ٹی روڈ، اوکاڑا

+92 321 4471746

اپنے عطیات، صدقات و زکوٰۃ اس پتہ پر  
بذریعہ چیک یا ڈرافٹ ارسال فرمائیں۔

# Faisal Garden



Faisal Garden

خواہش عمر بھر کی

تعمیر اپنے گھر کی

## فیصل گارڈن

# 5000 بغیر ایڈوانس صرف

روپے فی مرلہ ماہانہ قسط میں اپنا پلاٹ حاصل کریں

سائٹ آفس: شیر گڑھ روڈ (ملحقہ نیا پاکستان ہاؤسنگ سکیم) رینالہ خورد

بنک و مزید تفصیلات کے لئے

0300-2897792, 0344-2897392

## فیصل اقبال



## اظہار تعزیت

قارئین سے التماس ہے کہ براہ مہربانی فاتحہ خوانی / ایصالِ ثواب کر دیں

☆ عظیم روحانی شخصیت پیر سید محمد فاضل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ پیر بخاری نارنگ شریف کی اہلیہ محترمہ گذشتہ دنوں وصال فرما گئیں۔ مرحومہ مغفورہ، ڈائریکٹر جنرل مذہبی امور پنجاب ڈاکٹر طاہر رضا شاہ بخاری، پیر سید علی رضا شاہ بخاری، پیر سید محمد رضا شاہ بخاری، پیر سید احمد رضا شاہ بخاری، پیر سید شاہد رضا شاہ بخاری اور پیر سید طیب رضا شاہ بخاری کی والدہ تھیں جو کہ کچھ عرصہ سے علیل تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ جڑانوالہ میں سجادہ نشین شریف پور شریف حافظ القاری میاں محمد ابوبکر شریف پوری نقشبندی مدظلہ العالی اور نارنگ شریف میں خطیب جامع مسجد داتا دربار مفتی رمضان سیالوی کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں متعلقین اور متوسلین خانوادہ بخاری اور عقیدت مندوں کیساتھ ساتھ مدینہ فاؤنڈیشن کے چیئرمین میاں محمد حنیف، علامہ عبدالنصیر آزاد، علامہ مفتی محمد اقبال چشتی، شیخ محمد امین، آصف اعجاز، طاہر مقصود، شیخ خلیل، شیخ عبدالقیوم محکمہ اوقاف پنجاب کے ملتان، سرگودھا، فیصل آباد کے زونل ایڈمنسٹریٹرز اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والی جید شخصیات بھی شریک ہوئیں۔

☆ خلیفہء مجاز حضرت کرام والا شریف، جناب پیر بابا عیش محمد یطی (پٹوکی) کے برادرِ اکبر قضاۃ الہی سے وصال فرما گئے۔

☆ بیلی جناب علی حسن یطی (منڈی پور، سیالکوٹ) کے والدِ گرامی وفات پا گئے۔

☆ جناب محمد مبشر حسین یطی (172/9L غازی آباد چیچہ وطنی) گذشتہ دنوں قضاۃ الہی سے انتقال کر گئے۔

☆ جناب طاہر بھائی (ہول سیل شاپ گارمنٹس والے) قضاۃ الہی سے وفات پا گئے۔

ﷺ  
صلی اللہ علیہ وسلم

## نعتِ رسولِ اقدس

در اُتے اپنے بُلانا مینوں یا نبی ﷺ

اپنا غلام وی بنانا مینوں یا نبی ﷺ

ظالماں دی اکھ توں بچانا مینوں یا نبی

رب دے حُصُور، میں حُصُور تا میں منگنا

در اُتے اپنے بُلانا مینوں یا نبی ﷺ

صدقہ مدینے والے سخی دا ای کھاواں میں

در اُتے اپنے بُلانا مینوں یا نبی ﷺ

میرے تاں حُصُور دی اولاد اتھے وَسَدی

در اُتے اپنے بُلانا مینوں یا نبی ﷺ

چُم چُم جالیاں نوں سینے نال لاواں گا

در اُتے اپنے بُلانا مینوں یا نبی ﷺ

در اُتے اپنے بُلانا مینوں یا نبی ﷺ

لُمیاں جُدائیاں توں بچانا مینوں یا نبی ﷺ

دُکھیاں غریباں والی آس بن جاواں میں

منگتا مدینے داتے ذرا وی نہیں سنگنا

دُکھاں گھیر اپا پائے بچانا مینوں یا نبی ﷺ

نبی دے نواسیاں توں واری واری جاواں میں

دُکھاں دی ہمیری توں بچانا مینوں یا نبی ﷺ

چن نالوں سوئی اے زمین مینوں گدی

حشر دیہاڑے نہ بھُلانا مینوں یا نبی ﷺ

آقائے بُلایا تے مدینے میں وی جاواں گا

خاک تے مدینے دی دُکھانا مینوں یا نبی ﷺ

☆ عبد المجید چٹھہ

کیا حسین نام ہے مولا حسین کا  
 لاریب اک دوام ہے مولا حسین کا  
 روضہ رسول پاک کا آنکھوں میں اشک ہیں  
 یہ آخری سلام ہے مولا حسین کا  
 نسبت نبی کی آل کی دیکھے گا سب جہاں  
 ہاتھوں میں میرے جام ہے مولا حسین کا  
 حقدار مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت کا ہو گیا  
 جس دل میں احترام ہے مولا حسین کا  
 نیزے پہ کر رہے ہیں تلاوت کتاب کی  
 کتنا حسین کلام ہے مولا حسین کا  
 لکھا کفن پہ نام تو بخشش ملی مجھے  
 یہ نام فیض عام ہے مولا حسین کا  
 دوشِ نبی پہ بیٹھے ہیں زلفوں سے کھیلتے  
 کیا لگا قیام ہے مولا حسین کا  
 میرٹ مرے رسول نے سب کو بتا دیا  
 ہر جنتی غلام ہے مولا حسین کا  
 اونچا رہا ہے جھکنے نہیں پایا سرِ رضا  
 کربل تا سوائے شام ہے مولا حسین کا

محمد رضا نقشبندی، لاہور

## دیدہ بینا

## یزید آج بھی بنتے ہیں لوگ کوشش سے

نیلسن منڈیلا اپنی قوم کے لیے جدوجہد کے دوران جب بیس سال جیل میں گزار چکا — ایک رات قید خانے کی سیاہ تاریکی میں پڑے ہوئے اُس نے اچانک فیصلہ کر لیا — مجھے تمام شرائط پر دستخط کر کے رہائی پالینی چاہیے — جتنی کوشش کی جا سکتی تھی، میں نے کر لی ہے — نیلسن منڈیلا نے کامیابی پانے کے بعد لکھا — ”اِس سے پہلے کہ میں اپنے فیصلے پر عمل درآمد کرتا — مجھے حضرت امام حسین علیہ السلام اور کربلا کے واقعے کی یاد آ گئی — جس نے مجھے اپنے موقف پر جمے رہنے کے لیے ایک نئی اور تازہ قوت فراہم کر دی“ — کربلا کا سانحہ ۴۰ سال سے اقوام عالم کی رہنمائی کے لیے تاریخ کے اوراق پر موجود ہے — اِس عظیم سانحے کی ابتداء اُسی دن ہو گئی تھی جس دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام حسن علیہ السلام کے ساتھ کیے گئے صلح نامے کے برعکس عمل کیا — اپنے ناخلف بیٹے یزید کو اُسکی تمام برائیوں اور بد اعمالیوں کے باوجود جانشین مقرر کیا — امام حسین علیہ السلام نے صلح نامے کی شرائط کے متعلق یاد کروایا — انہوں نے اُسکی تاویل پس کرنا شروع کر دیں — یہاں تک کہ بالآخر یزید حکومت پر قابض ہو گیا — اب یزید نے اپنی حکمرانی کو تسلیم کرنے کے لیے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا — امام حسین علیہ السلام نے



صاف انکار فرمادیا — یزید کے حمایتی دلائل پیش کرنے لگے — خلیفہ وقت اور امیر کی اطاعت حکم خدا ہے — امام حسین علیہ السلام پر الزام بغاوت لگا دیا گیا — یزید کے حمایتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے حوالے دیتے رہے — خون رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے رہے — نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی آڑ لیتے رہے — عمرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے رہے — یہاں تک کہ مروان نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو ایک خط میں یہ تک لکھ دیا — ”آپ خلیفہ کی بیعت نہ کر کے امت مسلمہ میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں“ — یعنی وہ راہ گم کردہ لوگ، یزید کے حمایتی اپنے آپ کو عین درست اور اپنے موقف کو بالکل جائز سمجھ رہے تھے — اُن کو اس بات سے چنداں غرض نہ تھی کہ وہ ظاہر کے پیچھے بھاگ رہے ہیں — نواسہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت کو فراموش کر بیٹھے ہیں — وہ امام حسین علیہ السلام کے مقابلے میں یزید کو اپنا امام تسلیم کر چکے تھے — وہ عظمتوں کے مقابلے میں پستی کو فوقیت دے رہے تھے — وہ رفعتوں کے سامنے اندھی کھائی میں خود کو گرارہے تھے — ایسے وقت میں بشر بن غالب اسدی نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت اقدس میں سوال پیش کیا — قرآن کی آیت **يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ** سے کیا مراد ہے؟ — امام عالی مقام علیہ السلام نے فرمایا — ”امام دو طرح کے ہوتے ہیں — ایک وہ جو لوگوں کو ہدایت کرتا ہے، اس امام کی پیروی کرنے والے بہشت کے حقدار ہوں گے — دوسرا وہ جو لوگوں کو ضلالت اور گمراہی کی طرف لے جاتا ہے، جو اس کی پیروی کرے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا“ — اب صاف ظاہر ہے کہ فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے — گمراہی کی طرف بلانے والے، اہل بیت اطہار کے خانوادے کے ساتھ ٹکر لینے والے گمراہوں کی طرف جانا ہے؟ — یا پھر خون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اہل بیت اطہار کے خانوادے، حضور گنج کرم کے جانشین اور شہزادے کا ساتھ دینا ہے — یہ فیصلہ کرنے کے لیے واقعہ کر بلا ہمارے لیے مشعل راہ ہے — اُم المنین کے بھتیجے عبداللہ

بن ابی اُملحٰل نے ابن زیاد سے ایک امان نامہ لیا — جس کے ماتحت اُم البنین کے بیٹوں کو امان اور پناہ دیے جانے کے متعلق لکھا تھا — اُس نے امان نامہ کزمان کے توسط سے کربلا بھیج دیا — امان نامے کا متن اُم البنین کے بیٹیوں یعنی حضرت عباس علمدار، حضرت جعفر اور حضرت عثمان علیہم السلام کو پڑھ کر سنایا گیا — امان مل رہی تھی — پناہ بھی دی جا رہی تھی — جان بخشی بھی ہو رہی تھی — شمر لعین نے بھی کہا — لو بھی! تم لوگوں کی جان اب محفوظ ہے — لیکن وہ علیؑ کے بیٹے تھے — شمر لعین بے خبر کیا جانتا تھا کہ علیؑ کا خون کیسا ہے! — حضرت عباسؑ اور اُنکے بھائیوں نے امان نامہ لے لیا — امان دینے کی باتیں کرنے والوں کے سامنے فضاء میں لہرایا — اور اگلی ہی ساعت میں پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا — جناب عباس علمدارؑ اور اُن کے بھائیوں نے لٹکا کر فرمایا — ”تم سب پر اللہ کی لعنت ہو، ہمیں امان دیتے ہو جبکہ فرزندِ رسول اللہؑ کے خون کے درپے ہو“ — جس امان، پناہ اور زندگی کی شمر لعین اور اُسکے حواری باتیں کر رہے تھے — یہ علیؑ کے شیر تو وہ سب پہلے ہی مولا حسینؑ کے قدموں پر نچھاور کر چکے تھے — وہ تو اس انتظار میں تھے کب موقع ملے — سید الشہداءؑ کے نعلین پاک پر اپنا لہو نچھاور کر سکیں — چنانچہ کربلا والے، علیؑ والے، حسینؑ والے، محبت و ادب والے سبھی یہ پیغام دے رہے ہیں — گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں — پریشان مت ہونا — فکر مند نہ ہونا — بس اپنے مرشدِ کریم، شیخ المشائخ، بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمہ اللہ کا سبق یاد رکھنا — جب تک سجادہ نشین اپنے بزرگوں کے عقیدے اور طریقے پر قائم رہے — شریعت کے مطابق خانقاہ کو اُستوار کرے — محبتِ رسول ﷺ سے لبریز ہو کر فروغِ عشقِ رسول ﷺ کی تبلیغ کرے — اُن کا ساتھ دینا — کسی گمراہ کی طرف مت دیکھنا — کسی اندھے کی پیروی مت کرنا — کسی سیاہ رُخ کو امام تسلیم نہ کرنا — بلکہ خانوادہٗ گنجِ کرم کے

مقرر کردہ جانشین کو ہی امام مان لینا — ہادی بنا لینا — رہبر بنا لینا — قائد اور سالارِ قافلہ سمجھ لینا — پھر کسی بھی صورت میں جھکنا نہیں — تھکنا نہیں — راستے میں گرنا نہیں — کسی کی باتوں میں آ کر یکنا نہیں — بہکنا نہیں — ابلیسی چالوں میں پھنسنا نہیں — صرف اتنا کرنا — آلِ نبی ﷺ، اولادِ علیؑ کے سامنے سر تسلیم خم کر لینا — زانوئے تلمذ طے کر لینا — دل کو لٹکا دینا — اپنی پلکیں جھکا دینا — دامن بچھا دینا — محبتیں سمیٹ لینا — یعنی کچھ اور کرنے کی ضرورت نہیں — بہت زیادہ تعلیم کی ضرورت بھی نہیں — عقل کی عیاری بھی نہیں چاہیے — زیادہ فلسفے، کہانیاں اور حوالے بھی درکار نہیں ہیں — بس یہی نکتہ پلے باندھ لو — کرم کا ساتھ دینا ہے — فضل کے ساتھ جانا ہے — خدا کی رحمت تلے رہنا ہے — خونِ حسینؑ اور آلِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات سنی اور ماننی ہے — یہی حقیقت ہے کہ ے

یزید آج بھی بنتے ہیں لوگ کوشش سے  
حُسنِ النکبۃؑ خود نہیں بنتا، خدا بناتا ہے

والسلام الیٰ یوم القیام

نبی اکرمؐ

پیرِ ثناء اللہ طیبی  
مجددی نقشبندی  
ایڈیٹر

ماہنامہ ”مجلہ حضرت کرامؑ“

حماد اعوان طیبی

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی محبتِ اہل بیت

اہل بیتِ اطہار کی محبت اور تعلق کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایمان کی اساس قرار دیا ہے اور اسی بناء پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہل بیتِ اطہار کے ساتھ خاص تعلق اور محبت رکھتے تھے۔ اہل بیتِ اطہار کی شان پر احادیث بکثرت موجود ہیں لیکن ذیل میں سیدنا فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اہل بیتِ اطہار کے ساتھ تعلق، محبت اور خلوص واضح کرنے کے لیے چند ایک کا ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی بھی سفر پر تشریف لے جاتے تو تمام کاموں سے فراغت کے بعد سب سے آخر میں سیدہ کائنات، سیدۃ النساء، حضرت فاطمہ علیہا السلام کے پاس تشریف لے جاتے اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے سیدہ کائنات کے پاس تشریف لے جاتے۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین (علیہم السلام) ہذیرۃ القدس میں ایک سفید گنبد میں تشریف فرما ہوں گے اور اس قبہ کی چھت اللہ کریم کے عرش کی چھت ہوگی۔ گویا کہ عرش پر اللہ کریم اپنی شان کے مطابق تشریف فرما ہوں گے، دائیں جانب رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مسند ہوگی اور پختن پاک کے خاص قبہ کی چھت عرش ہوگا۔ یعنی کتنا عجب منظر ہوگا قیامت کا، ہر شخص نفسا نفسی کے عالم میں ہوگا، ہر ایک کو حساب کتاب کی فکر ہوگی،

دنیا ماری ماری پھرے گی لیکن خاص خانوادہ رسول ﷺ اللہ کے عرش کے نیچے خاص سفید قبہ میں مہمان خصوصی ہوں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں جب مال غنیمت آیا اور آپ نے سب سے پہلے حسنین کریمین کو ہزار ہزار درہم دیئے اور پھر اپنے بیٹے عبداللہ کو پانچ سو درہم دیئے، جس پر آپ کے بیٹے نے عرض کی، ابا جان! میں شہزادوں سے بڑا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات کئے جب کہ اس وقت شہزادے چھوٹے تھے، تو آپ نے شہزادوں کو مجھ سے دو گنا مال کیوں دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جلال میں آگئے اور فرمایا: ’جواد اور ان کے باپ جیسا اپنا باپ لے کر آؤ، ان کی ماں جیسی ماں لے آؤ، ان کے نانا جیسا نانا لے آؤ، ان کی مانی جیسی مانی لے آؤ، ان کے چچا جیسا چچا لے آؤ، ان کی پھوپھی جیسی کوئی پھوپھی لے آؤ، ان کے ماموں جیسا ماموں لے آؤ، ان کی خالہ جیسی خالہ لے آؤ، بے شک تم یہ سب نہیں لاسکتے کہ ان کا باپ علی علیہ السلام ہے، ماں فاطمہ علیہا السلام ہے، نانا رسول اللہ ﷺ ہیں، مانی خدیجہ الکبریٰ علیہا السلام ہیں، ان کے چچا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں، ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب سلام اللہ علیہا ہیں، ان کے ماموں امراہیم بن رسول اللہ ہیں، ان کی خالہ رقیہ اور اُم کلثوم ہیں۔ جب خلیفہ راشد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ بیان حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تک پہنچا تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ عمر اہل جنت کا چراغ ہے۔“ پھر جب یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچی کہ مولا علی علیہ السلام نے میرے بارے میں یہ فرمایا ہے تو آپ مولا علی علیہ السلام کے پاس آئے اور پوچھا کہ یا علی! آپ نے ایسا کہا ہے؟ مولا علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، تب کا غد قلم لے کر مولا علی علیہ السلام سے کہنے لگے کہ اے علی! مجھے لکھ کر دے دیجئے، حضرت علی علیہ السلام نے لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل سے سنا اور جبرائیل نے اللہ سے سنا کہ عمر رضی اللہ عنہ اہل جنت کا چراغ ہے، جب مولا علی

ﷺ نے یہ لکھ دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کاغذ اپنی اولاد کو دیا اور فرمایا کہ: ”جب میں فوت ہو جاؤں اور مجھے غسل اور کفن دلو تو مولا علیؑ کا لکھا ہوا یہ کاغذ میرے کفن میں رکھ دینا۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھ کر اپنے بیٹے کو کہتے ہیں کہ تمہارا باپ حسنین کریمین کے باپ کی طرح نہیں، تمہاری ماں ان کی ماں کی طرح نہیں، حضرت مولا علیؑ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں حدیث روایت کر رہے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علیؑ سے مروی اور ان کی لکھی روایت اپنے کفن میں رکھنے کی وصیت کرتے ہیں، یہ سب محبت اور تعلق ہی تو تھا، یہ صحابہ کرام، اُمہات المؤمنین اور اہل بیت اطہار کی آپس میں محبت اور خلوص ہی تو تھا۔ جہالت اور بد بختی کی انتہاء ہے ان لوگوں میں جنہیں اہل بیت اطہار اور خلفائے راشدین و اُمہات المؤمنین میں محبت اور تعلق نظر نہیں آتا اور وہ بد بخت اور کج فہم تقریروں، تصنیفوں میں اپنی من گھڑت سوچ سے بغض تلاش کرتے پھرتے ہیں۔

یہ احترام و اکرام کے جذبات و تعلقات یکطرفہ نہیں تھے، بلکہ سب آپس میں ایک دوسرے کا احترام اور پیار و محبت کے تعلقات رکھتے تھے، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اہل بیت کا اکرام و احترام اُس سے بڑھ کر کرتے جو اہل بیت اطہار کا تعلق جناب عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، آپ ان کا بے حد احترام کرتے، خود اپنی ذات اور اپنے گھر والوں سے بھی اُن کے حقوق کو مقدم سمجھتے تھے، تمام مؤرخین لکھتے ہیں کہ جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے مالی وظائف و عطیات مقرر کیے تو بنی ہاشم کو عقیدت و احترام کی وجہ سے سب پر مقدم رکھا کہ آپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی قربت و رشتہ داری ہے۔

اپنے وقت میں دنیا کے سب سے بڑے بادشاہ، کسریٰ ایران یزدگرد کی بیٹی کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ایران کے قیدیوں میں گرفتار ہو کر امیر المؤمنین اور خلیفہ رسول، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حضور پیش کی گئیں، جب لوگوں کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے سوچا کہ اس شہزادی کو امیر المؤمنین اپنے اس بیٹے کو دیں گے، جو بڑے بہادر مجاہد تھے اور رسول



اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے کئی ایک جنگوں میں داؤدِ شجاعت وصول کر چکے تھے، اس لیے کہ وہ یزدگرد کی بیٹی کے ہم پلہ تھے، لیکن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نہ انہیں اپنے لیے رکھنا اپنے بیٹے کے لیے اور نہ اپنے گھر والوں میں سے کسی اور کے لیے، بلکہ سب پر نبی ﷺ کے اہل بیت کو مقدم سمجھتے ہوئے انہیں حسین بن علی علیہ السلام کو دے دیا۔ انہی سے علی بن حسین علیہ السلام پیدا ہوئے جو امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے کربلا میں بچ جانے والے واحد فرد تھے، آپ ہی سے امام حسین علیہ السلام کا سلسلہ نسب آگے بڑھا۔

مشہور شیعہ ماہر نسب ابنِ عنبہ نے بیان کیا ہے: ”اُس شہزادی کا نام شہر بانو تھا، کہا جاتا ہے کہ آپ فتح مدائن کے مالِ غنیمت میں آئیں اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں حسین بن علی علیہ السلام کو دے دیا۔

مشہور شیعہ محدث اپنی صحیح ”الکافی فی الاصول“ میں محمد باقر سے نقل کرتا ہے کہ جب یزدگرد کی بیٹی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو مدینہ کی سب کنوار یوں سے بڑھ کر تھیں، جب مسجد میں داخل ہوئیں تو ان کے حسن کی تابانی سے مسجد روشن ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب انہیں دیکھا تو دمگ رہ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں کسی کو چن لینے کا اختیار دے دیا۔ وہ آئیں اور اپنا ہاتھ امام حسین علیہ السلام کے سر پر رکھ دیا، امیر المؤمنین نے اُن سے پوچھا، تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا، ”جہاں شاہ“، امیر المؤمنین نے کہا! نہیں بلکہ شہر بانو۔ پھر امام حسین علیہ السلام سے کہا: اے حسین! یہ آپ کے لیے رُوئے زمین پر بہترین بچہ جنم دے گی۔ چنانچہ آپ نے علی بن حسین علیہ السلام کو جنم دیا، اسی لیے علی بن حسین علیہ السلام کو ابنِ الخیر تین (بہترین ماں اور بہترین باپ کی اولاد) کہا جاتا ہے، عرب میں سے بہترین ہاشم ہیں اور عجم میں سے فارس، ابو الاسود وائل نے آپ کے بارے میں ایک شعر کہا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے: ”کسریٰ اور ہاشم کے ملاپ سے جنم لینے والا بیٹا سب بچوں سے زیادہ محترم و مکرم ہے“

آپ کے دل میں اہل بیت کے لیے کس قدر احترام تھا، اس کا اندازہ اس روایت

سے کیا جاسکتا ہے جو ابن ابی الحدید نے یحییٰ بن سعید سے نقل کی ہے، آپ کہتے ہیں: ”ایک دن امام حسین بن علی ؑ کسی کام کے سلسلہ میں حضرت عمر فاروق ؓ کے پاس آئے۔ آپ کی ملاقات عبداللہ بن عمر ؓ سے ہوئی۔ آپ نے اُن سے پوچھا کہ کہاں سے آرہے ہیں؟ انہوں نے کہا: والدِ گرامی حضرت عمر ؓ کے ہاں گیا تھا، اجازت چاہی لیکن میرے والد نے مجھے اجازت نہیں دی، یہ سن کر حضرت امام حسین ؑ بھی واپس لوٹ گئے اور گمان کیا کہ وہ مصروف ہوں گے۔ دوسرے دن حضرت عمر ؓ نے حضرت امام حسین ؑ سے ملنے پر پوچھا کہ کل آپ واپس چلے گئے تھے، میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ جی، میں آیا تھا لیکن آپ کے بیٹے عبداللہ ؓ نے بتایا کہ آپ نے ان کو آنے کی اجازت نہیں دی تو اس لیے میں بھی واپس پلٹ گیا۔ حضرت عمر ؓ نے کہا، کیا آپ میرے نزدیک اُس جیسے ہیں؟ اگر آپ آتے تو میں کیسے اجازت نہ دیتا؟

جناب علی بن حسین ؑ اپنے والد حسین بن علی ؑ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب ؓ تمام بنی ہاشم کے بارے میں کہا کرتے تھے: ”بنی ہاشم کی عیادت کرنا سنت ادا کرنے اور ان کی زیارت **نفل** ادا کرنے کے برابر ہے۔“

طوسی اور صدوق نے بھی لکھا ہے کہ حضرت عمر ؓ کسی آدمی سے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق کوئی ناروا بات نہ سنتے اور نہ برداشت کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عمر ؓ کی موجودگی میں کسی آدمی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں کوئی ناروا بات کہہ دی تو جناب فاروق اعظم ؓ نے حضور ﷺ کی قبر مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: کیا ان صاحبِ قبر کو جانتے ہو؟ جب بھی علی ؑ کا ذکر کرو، خوبی کے ساتھ کرو، اگر انہیں تکلیف پہنچاؤ گے تو ان صاحبِ قبر (یعنی رسول اللہ ﷺ) کو تکلیف پہنچاؤ گے۔

مزل حسین طیبی

# کلام بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

بزرگان دین میں سلسلہ چشتیہ کے معروف روحانی بزرگ اور صوفی شاعر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا نام بہت نمایاں ہے۔ بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ حسن اخلاق کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ آپ کی زبان میں بہت مٹھاس تھی۔ انہوں نے اپنی زبان کی مٹھاس، تصوف کی تعلیمات اور سادگی سے یہاں کے باشندوں پر بہت مثبت اثرات ڈالے اور لوگوں کے دل جیت لئے۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی زبان کی مٹھاس ان کے کلام کی صورت میں آج بھی موجود ہے، بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام میں اپنے نقطہ نظر اور درویشانہ خیال کو انتہائی خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا۔ آپ کے اشعار میں حق کا پیغام، واضح اور آسان لفظوں میں ہے۔ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے خزانے سے شکر کی چند ڈلیاں یعنی آپ کے چند شیریں اشعار پیش خدمت ہیں۔

جے توں عقل لطیف کالے لکھ نہ لیکھ

آپنے گریوان میں، سر نیواں کر ویکھ

اس شعر میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بہت بڑے معاشرتی مسئلے پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اے انسان، تجھے اللہ نے عقل سلیم دے کر پیدا فرمایا ہے اس لیے تیرا فرض ہے تو اسے استعمال کر اور برائیوں میں نہ پڑ، اور دوسروں کی عیب جوئی سے پہلے اپنے گریبان

میں جھانک تا کہ تجھ میں عاجزی پیدا ہو۔

فریدا خاک نہ نمدیے! خاکو جیڈ نہ کوئی

جیو ندیاں پیراں تلے ، مویاں اُپر ہوئی

ہر صوفی شاعر نے خاک کی طرف توجہ دلائی ہے۔ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، مٹی کو برا نہ کہو، اس جیسا کوئی نہیں، یہ تمہیں زندگی کا سامان مہیا کرتی ہے اور مرنے کے بعد تمہیں اپنے اندر چھپا لیتی ہے۔ یہ مٹی زندگی میں اگرچہ پاؤں کے نیچے ہوتی ہے لیکن مرنے کے بعد اوپر آ جاتی ہے۔

رُکھی سُکھی کھا کے ، ٹھنڈا پانی پی

فریدا دیکھ پرائی چو پڑی، نہ ترسائیں جی

استغنا اور قناعت کا درس دیتے ہوئے بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان کو اپنی کوششوں سے حاصل ہونے والی رزق حلال کی روکھی سوکھی کھا کر خوش ہونا چاہیے، دوسروں کو دیکھ کر حسد، لالچ اور ناشکری جیسے جذبات اس کے لیے نقصان دہ ہیں۔

فریدا روٹی میری کاٹھ دی، لاون میری بھکھ

جہاں کھادی چو پڑی، گھنے سہن گے ڈکھ

محنت کی روکھی سوکھی لکڑی جیسی روٹی بھی بھوک مٹا دیتی ہے، جن لوگوں نے بے ایمانی کی چپڑی روٹی کھائی وہ آگے جا کر ڈکھ اور مصیبت میں ہی مبتلا ہوئے۔

فریدا چار گوانیاں ہنڈھ کے، چار گوانیاں سَم

لیکھا رب منگیسا، تُوں آیوں کیہڑے گم

بابا فرید کہتے ہیں کہ انسان زندگی کے چار پہر تو معاش کمانے میں گزار دیتا ہے اور باقی چار پہر سو کر گزارتا ہے، روزِ محشر رب یہی پوچھے گا کہ اس کی عطاء کردہ زندگی بے مقصد ہی گزار دی۔

آپ سنواریں میں ملیں، میں ملیاں سکھ ہوئی  
جے تُوں میرا ہو رہیں سِکھ جگ تیرا ہوئی  
اپنے آپ کو درست کر لو تو میں (یعنی رب) تجھ سے آملوں گا اور میرے ملنے سے ہی  
تجھے سکون پہنچے گا۔ اگر تُو میرا ہو جائے گا تو سارا زمانہ تیرا ہو جائے گا۔

برہا برہا آکھیے، برہا توں سلطان  
فرید اِحت تن برہوں نہ اُتکے سوتن جان مَسان  
بابا فرماتے ہیں کہ محبوب (اللہ) کی یاد کو ہر وقت اپنے دل میں رکھنا ہی بادشاہت  
ہے، جس کے دل میں محبوب ہے وہ ہی سلطان ہے لیکن جس دل میں یہ دولت نہیں وہ دل زندہ  
نہیں بلکہ مردہ ہے۔

بڈھا ہو یا شیخ فریدؒ، کننن لگی دیہہ  
جے سُو ورہیاں جیونا، بھی تن ہوسی کھیہہ  
بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے سمجھایا ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ سدا جوان رہے گا لیکن ایسا ہوتا  
نہیں، اگر انسان سو برس یا اس سے بھی زیادہ جی لے تو موت پھر بھی آخر کار آ کر ہی رہتی ہے۔

فرید کو ٹھے منڈپ ماڈیاں اُسا ریندے بھی گئے  
کوڑا سودا کر گئے، گوریں آئے پئے  
بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان کو اپنے مقصد پر دھیان دینا چاہیے، جنہوں  
نے دنیا میں بسنے کے لیے بڑی بڑی عمارتیں، محلات و حویلیاں تعمیر کیے وہ لوگ کھوٹا سودا کر کے  
بالآخر قبروں میں جا پڑے ہیں۔

شکر، کھنڈ، نوات، گُرد، ماکھیوں، ماجھا دُدھ  
سبھے وستو مٹھیاں، رب نہ چکن ٹدھ  
شکر، کھانڈ، مصری، گُرد، شہد اور بھینس کا دودھ دنیا کی سب مٹھی چیزیں ہیں، لیکن یہ

سب چیزیں تمہیں خدا تک نہیں پہنچا سکتیں۔

جن لوئں جگ موہیا، سَے لوئں میں ڈٹھ  
کجل رکھ نہ سیہندیاں، سَے پنکھی سوئے بہٹھ

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ دنیا اور اس کا حسن و جمال عارضی ہے، لوگ اپنی زندگیوں میں کیسے کیسے حسین ہوتے ہیں کہ لوگ ان کے دیوانے ہو جاتے ہیں اور وہ اتنے نفیس ہوتے ہیں کہ ذرا سی تکلیف بھی ان سے برداشت نہیں ہوتی لیکن جب موت آتی ہے تو انہی نرم و نازک لوگوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ پرندے اور حیوان ان کی قبروں پر بسیرا کرتے ہیں اور یہ کچھ کر نہیں سکتے۔

اُٹھ فریدا ! وضو ساج صبح نماز گزار

جو سر سائیں نہ نیویں، سو سر کپ اتار

اس شعر میں بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے عبادت کی فضیلت بیان کی ہے کہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے، جو خدا کی حضوری میں حاضر ہوتے ہیں، وہ مراتب پا جاتے ہیں اور وہ سر جو اس کے حضور نہیں جھکتا۔ اپنا وقت ضائع کرتا ہے۔

فریدا ! میں جانتا دکھ مجھ کو، دکھ سبھا ایہہ جگ

اُچے چڑھ کے دیکھیا تاں گھر گھرا یہاں گ

اس دنیا میں ہر انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ دکھی ہے، یہ چیز ناشکری کی طرف لے جاتی ہے، بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے سمجھایا ہے کہ انسان کو صرف اپنی طرف ہی نہیں، دوسروں کی طرف بھی دھیان کرنا چاہیے کہ وہ کتنے دکھی ہیں۔ اس سے ایک تو دوسروں کے دکھوں کو سمجھنے کا موقع ملے گا، دوسرا اللہ کا شکر گزار بندہ بننے میں بھی آسانی ہوگی۔

فریدا رت پھری ون کنیا پت جھڑیں جھڑ پائیں

چارے کنڈاں ڈھونڈیاں رہن کتھاؤں ناہیں

بابا فرید رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب انسان بوڑھا ہوتا ہے تو اسے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے خزاں آگئی یعنی وقت پھر گیا اب زندگی میں لطف باقی نہیں رہا، چاروں طرف دیکھنے پر دنیا میں رہنے کو کوئی جگہ نظر نہیں آتی یعنی کوچ کا وقت آگیا اب دنیا چھوڑ دینا ٹھہر گیا۔

فریدا! ہاتھی سوہن انباریاں کچھے کٹک ہزار

جاں سر آوے اپنے تاں کو میت نہ پار

اس شعر میں بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ سمجھاتے ہیں کہ اس دنیا کا اصول ہے کہ جب مصیبت آجائے تو یہ کسی کا ساتھ نہیں دیتی چاہے کوئی اپنے وقت کا کیسا بھی صاحب اقتدار ہو، اگر اس کے پاس ہاتھی، سونے کے انبار اور ہزاروں کی فوج بھی ہو، لیکن جب جان سر آتی ہے تو کچھ بھی کام نہیں آتا۔ یہ دنیا ہر ایک سے یہی سلوک کرتی آئی ہے اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ مال و دولت پر نازاں ہونے کے بجائے ہر حال میں اپنے مالک کا شکر گزار رہے تاکہ دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو۔

کچھ نہ کچھ نہ تجھے دنیا گنجی بھاہ

سامیں میرے چنگا کیتا نہیں تاں نہ بھی دجھاں آہ

یعنی یہ دنیا ایک پوشیدہ چھپی ہوئی آگ ہے، جو نہ کسی کی سمجھ میں آتی اور نہ ہی کسی کو دکھائی دیتی ہے، بس حقیقت صرف یہی ہے کہ میرے مالک نے کرم کیا تو میں سنبھل گیا، نہیں تو میں بھی جل جاتا۔

سبھناں من مانک ، ٹھاہن مول مچانگوا

جے تو پر یا دی سک ہیاؤ نہ ٹھاہیں کہیں دا

یعنی سب کے دل موتی کی طرح ہیں اسے ہرگز نہ توڑنا، اگر تجھے محبوب کی آرزو ہے تو کسی کا دل مت توڑنا۔



# مرشد کی یادیں

حضور شیخ المشائخ، فخر و نماز گنج کرم، جانشین گنج کرم، امام و پیشوائے سلسلہ عالیہ طیبیہ

## بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری

بابا جی حضرت کرمان والے رحمۃ اللہ علیہ

یادیں بہتی ہوئی موجوں جیسی ہوتی ہیں۔ جس طرح یکے بعد دیگرے لہریں بنتی اور سفر کرتی ہیں، اسی طرح یادیں بھی بنتی، اُبھرتی، بلند ہوتی اور مسلسل رواں رہتی ہیں۔ یادوں میں پاکیزگی جب اپنی انتہاء کو چھونے لگتی ہے تو اللہ والوں کی باتیں ہماری یادوں میں تازہ ہو جاتی ہیں۔ اُسی تازگی سے سرشار کچھ لفظ ذہن میں چھلک رہے ہیں۔ تو پھر چلیے! اس تحریر سے ہم حضور شیخ المشائخ علیہ الرحمۃ کی یادیں تازہ کرتے ہیں اور اپنے ایمان کو عظیم روحانیت سے روشن و منور کرتے ہیں۔

از قلم

ثناء اللہ طیبی  
مجددی نقشبندی

اللہ والوں کی بارگاہ میں قدرت کے رنگ صاف دکھائی دیتے ہیں مگر دیکھنے والی

نظر ہونی چاہیے۔ محبت، عقیدت، احترام، ادب اور انکساری کے ساتھ اللہ والوں کی خدمت میں حاضری دی جائے تو پھر اللہ کا کرم ہوتا ہے، برستی رحمت کے قطرے نصیب ہو جاتے ہیں، کرم کی پھوار تسکین کے ایک نئے جہاں میں لے جاتی ہے جہاں پہنچ کر انسان کو اللہ کریم کی معرفت سے شناسائی کی دولت نصیب ہونے لگتی ہے۔ چنانچہ سمجھنے اور جاننے والے بار بار اللہ والوں کے پاس حاضری دیتے ہیں اور معرفت الہی کے حصول کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ محبت و عقیدت کے ساتھ اولیاء اللہ کی بارگاہ میں حاضری کے لیے سفر کیا کرتے تھے۔ اوائل نوجوانی میں آپ اکثر و بیشتر حضرت پیر سید محمد باقر علی شاہ بخاری معروف بہ اباجی حضور حضرت کیلیاں والے رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں اکتسابِ روحانیت، محبت، فیض اور برکات کے لیے جایا کرتے۔ دوسری جانب صاحبانِ نظر بھی دیکھ لیتے ہیں کہ کون شہسوارِ عظمت ہے اور پھر خود اسی تاک میں رہتے ہیں کہ آنے والے کو محبوبِ حقیقی کی سچی رضا کے لیے خود آگاہی کے نشان تک لے جائیں اور جہاں زمانے کو اک شہبازِ روحانیت میسر آ جائے گا وہاں انہیں بھی انعامِ محبوب ملے گا جس کے لیے حقیقی طور پر وہ ہمیشہ سرگرداں رہتے ہیں۔ چنانچہ پیر سید محمد باقر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ خصوصی محبت و شفقت کا اظہار فرماتے اور خاص توجہ سے نواز کرتے۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کا عمومی طور پر یہ طریقہ تھا کہ آپ اچانک بیٹھے بیٹھے فرماتے، ”چلو بھئی! گاڑی نکالو، فلاں مزار شریف یا اللہ والے کے پاس چلتے ہیں“۔ اس معاملے میں دن کی روشنی، رات کی تاریکی، موسم کی نرمی گرمی وغیرہ کسی چیز کو خاطر میں نہیں لایا جاتا تھا۔ اصل بات فقط یہ تھی کہ بلاوہ آگیا یا پھر قلب کی توجہ اُس جانب مبذول ہوگئی تو بس چل پڑے۔ تاہم بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارک سے پتہ چلتا ہے کہ آپ زیادہ تر دن کی بجائے رات کے اوقات میں سفر کرنا نسبتاً زیادہ پسند فرماتے تھے۔ ابوداؤد شریف کی ایک حدیث کے مطابق نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں سے یہ بھی ایک بات ہے کہ رات کا

سفر کرنا بہتر ہے کیوں کہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے اور زیادہ سفر طے ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ ساری ساری رات بھی سفر کیا کرتے اور صبح فجر کے بعد استراحت فرمایا کرتے تھے۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے خدام اور بیلی بتایا کرتے کہ جب ہم کسی سفر پر نکل پڑتے تو کبھی کبھار ہمیں سنسان راستوں یا بیابان اور ویرانے سے خوف محسوس ہوتا مگر بابا جی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ مطمئن اور پُر سکون رہتے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہم اپنے رکھوالوں کی نگرانی میں ہیں۔ کسی کے اندر یہ مجال ہے ہی نہیں کہ نقصان پہنچا سکے۔ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کا یقین اور اعتماد بیحد مضبوط اور پکا تھا جو کہ ہمیں صرف اولیائے متقدمین کے احوال میں ہی ملتا ہے۔

ابا جی حضرت کیلیاں والے، پیر سید محمد باقر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کئی مرتبہ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ گھنٹوں تربیتی ملاقات کیا کرتے، راز و نیاز کی باتیں ہوتیں اور دنیائے ولایت کے اُن گنت رازوں سے آگاہی دی جاتی۔ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ بھی بیحد محبت و عقیدت سے اُن کی محفل میں بیٹھنا پسند کرتے تھے۔ حضرت پیر سید محمد باقر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں جان بھی تھے۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ہمہ صفت اور ہمہ جہت تھی۔ ایسا ہرگز نہیں تھا کہ آپ کسی ایک میدان زندگی میں مصروف ہو کر دیگر مشاغل سے کنارہ کشی کریں بلکہ آپ کبھی کبھار ارشاد فرماتے کہ جہاد کی تیاری بھی ہونی چاہیے چنانچہ آپ کے پاس لائسنس یافتہ پستول، بندوقیں اور خود کار ہتھیار بھی موجود تھے۔ آپ نشانہ بازی کی مشق بھی فرمایا کرتے اور شکار کے لیے بھی پروگرام بنایا جاتا جس کے دوران اجازت یافتہ جگہوں اور جنگلات میں شکار کرتے تھے۔ چونکہ آپ کی اپنی ذاتی زمینیں بھی وسیع و عریض رقبہ پر مشتمل تھیں اس لیے اپنی زمینوں میں بھی شکار کے لیے تشریف لے جاتے۔ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ عمدہ اور بہترین نشانہ بازوں سے بھی زیادہ اچھا نشانہ لگاتے اور بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ آپ کا نشانہ چوک جائے۔ ایک مرتبہ

راقم الحروف نے خود دیکھا کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ اپنی زمینوں میں شکار کے لیے موجود ہیں اور اڑتے ہوئے پرندے کی طرف بس بندوق کا اشارہ دکھائی دیتا تھا، پھر بھی نشانہ بالکل درست لگتا۔ بظاہر ایسا کرنا کافی مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح بابا جی رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی نشانہ بازی کی مشق فرماتے تو تمام نشانے بالکل درست لگتے تھے۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ دنیا بھر کے کئی ممالک میں تشریف لے گئے۔ آپ نے کئی ممالک میں مقامی حکومت کی اجازت سے شکار بھی کیا۔ بعض اوقات کئی مقامات پر درندوں کے ہاتھوں تنگ افراد بھی درخواست کرتے کہ اُنکے علاقے میں درندے نے تباہی مچائی ہوئی ہے جسے مارنے پر مقامی لوگ بہت ممنون ہوتے۔ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے کئی مقامات پر درندوں کا شکار کامیابی سے کیا تھا۔

ایک مرتبہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کیلیا نوالہ شریف کے نواحی علاقہ میں شکار کے لیے تشریف لے گئے۔ اُس علاقے میں خنزیر زیادہ ہو گئے تھے اور فصلوں کے علاوہ لوگوں کو بھی خطرہ تھا۔ وہاں کئی مقامات پر جنگلی گھاس کافی بلند تھی جس میں وہ چھپ جاتے تھے۔ پیر فرست شاہ صاحب (صاحبزادہ حضرت کیلیا نوالہ) بھی ساتھ تھے۔ شکار کے دوران ایک خنزیر نظر آیا جو بھاگ کر جنگلی گھاس میں چھپنے لگا۔ پیر فرست شاہ صاحب اور باقی سب کہنے لگے کہ یہ تو بچ گیا، بھاگ جائے گا لیکن اُسی اثناء میں بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے اُس پر فائر کر دیا تو اُس کی اگلی ٹانگیں گھاس میں اور پچھلی باہر رہ گئیں اور وہیں کا وہیں ڈھیر ہو گیا۔

اسی طرح ایک مرتبہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ ایک علاقے میں نیل گائے کے شکار کے لیے تشریف لے گئے تو وہاں ایک بھاری بھر کم نیل گائے نظر آئی۔ جب اُس پر فائر ہوا تو زیادہ تر دیکھ ہی نہیں سکے کہ کیا ہوا، اور سمجھے کہ نیل گائے غائب ہو گئی ہے حالانکہ وہ فائر نشانے پر لگنے کی وجہ سے وہیں ڈھیر ہو گئی تھی اور جب اُسے اٹھا کر گاڑی میں لوڈ کیا گیا تو ایک گھنٹے کے قریب وقت لگ گیا اور اُس کا وزن تقریباً 9 من تھا۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ اکثر ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان مومن کو کمزور نہیں ہونا چاہیے بلکہ طاقتور ہونا چاہیے اور جہاد کی تیاری کے لیے اسلحہ چلانا بھی آنا چاہیے تاہم آپ ہمیشہ یہ بھی تاکید فرمایا کرتے تھے کہ جہاں رہو، وہاں کے قوانین کی مکمل پیروی کرو اور کسی صورت میں قانون توڑنے کی غلطی مت کرو کیونکہ مسلمان کی یہ شان ہرگز نہیں کہ وہ قوانین اور ضوابط کو پامال کرتا پھرے، اس بات کو اسلام نے بھی پسند نہیں کیا لہذا ہمیں بہترین مسلمان اور مومن بننا چاہیے۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہنے والے چند خدام/بیلی بھی نشانہ بازی کی مشق کیا کرتے تھے اور ان کا نشانہ بھی کافی اچھا تھا۔ بظاہر وہ کسی باقاعدہ تربیتی ادارے وغیرہ سے تربیت حاصل نہیں کرتے تھے مگر بابا جی رحمۃ اللہ علیہ بذاتِ خود ہی ان کو مرکزی نکات بتا دیا کرتے تھے اور پھر مشق کر کے وہ بھی ماہر بن جاتے تھے۔ درحقیقت ساری مہارت بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر باکمال میں تھی کہ بے قدر ذرہ بھی ستارا بن جاتا تھا۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ جسمانی کسرت، ورزش یا باڈی بلڈنگ کو بھی پسند فرماتے تھے چنانچہ ۸۰ء کی دہائی میں آپ نے تین، چار خدام/بیلی منتخب کر رکھے تھے جن کے لیے باڈی بلڈنگ کے حوالے سے ورزش اور خوراک کا انتظام بھی کیا جاتا تھا اور باقاعدہ ایک منظم انداز میں تربیت ہوتی تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان سب کی تربیت بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے تھے حتیٰ کہ یہ لوگ اس قابل ہو جاتے تھے کہ دوسرے لوگوں کو بھی معلومات دیا کرتے اور بے شمار نامور باڈی بلڈر اکثر بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے خدام سے رابطہ کر کے مشورہ کرتے تھے۔ کئی بین الاقوامی باڈی بلڈرز بھی بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مشورہ اور رہنمائی کے لیے رابطہ کیا کرتے تھے۔

لاہور کا رہائشی مشہور باڈی بلڈر شوکت مسٹر پاکستان بھی بنا تھا اور پاکستان کے صفِ اول کے باڈی بلڈرز میں شامل تھا۔ ایک مرتبہ وہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھا تو کہنے لگا کہ میں

آپ کے ساتھ پنجہ آزمائی کرتا ہوں چنانچہ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے جب شوکت کے ساتھ پنجہ آزمائی فرمائی تو پلک جھپکنے جتنے وقت میں وہ ہار گیا جبکہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ میں نے تو ابھی ذرا سا زور ہی لگایا تھا۔ حالانکہ شوکت باڈی بلڈر کی قوت و طاقت کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ شوکت باڈی بلڈر اور حضرت کراماں والا شریف کے دیرینہ بلی باؤ محمد خلیل صاحب کے ساتھ کسی شخص نے جھگڑا کیا تو شوکت نے جھگڑا کرنے والے شخص کی گردن کو ایک ہاتھ سے پکڑ کر اُسے ہوا میں لٹکا دیا۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں شوکت کے علاوہ جاوید باڈی بلڈر اور یحییٰ بٹ بھی باقاعدگی سے آیا کرتے تھے اور باقاعدہ طور پر ورزش اور خوراک کے بارے میں رہنمائی لیا کرتے تھے۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ خوراک کے بارے میں بھی وسیع معلومات رکھتے تھے کہ ورزش کرنے والوں کے لیے کس قسم کی خوراک بہتر ہے اور کونسی غیر موزوں۔ بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اتنا اعلیٰ علم تھا کہ مشہور و معروف باڈی بلڈر بھی آپ سے ہی رہنمائی لیا کرتے تھے اور آپ کے پاس اس موضوع پر بھی بہت ساری کتابیں موجود تھیں۔

بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کھانے میں اُس کریم رغبت کے ساتھ پسند فرماتے تھے۔ مجھے بہت اچھی طرح یاد ہے کہ میرے بچپن کے دنوں میں جب والد گرامی (سیکرٹری صاحب) بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوتِ طعام فرماتے تھے تو خصوصی طور پر دستی مشین پر اُس کریم تیار کرواتے تھے۔ ابھی تک شاید کچھ علاقوں میں اُس مشین کا استعمال جاری ہو۔ سٹیل کا ایک گول برتن لکڑی کے ڈرم میں فکس کیا جاتا تھا جسے ہاتھ سے گھمایا جاتا تو وہ تیزی سے گھومنے لگتا اور لکڑی کے ڈرم اور سٹیل کے برتن کے درمیان خلاء میں نمک والی برف ہوتی تھی۔ اس طریقے سے سٹیل کے برتن میں موجودہ دودھ وغیرہ کی اُس کریم بہت جلد بن جاتی تھی۔ مجھے اُس اُس کریم کا ذائقہ آج بھی یاد ہے۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ دیسی انداز میں کی جانے والی پہلوانی بھی جانتے اور پسند کرتے تھے۔ حتیٰ کہ گوجرانوالہ سے کئی پہلوان آیا کرتے اور کئی کئی گھنٹے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ باتیں کرتے اور پھر کشتی بھی ہوا کرتی۔ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ خود بھی کشتی کے اکھاڑے میں جاتے۔ نامی گرامی پہلوان بھی آپ کے ساتھ کشتی کرنے سے پہلے کئی بار سوچتے تھے۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ کریم نے باطنی و روحانی قوتوں کے ساتھ ساتھ ظاہری جسمانی طاقت و قوت سے بھی مالا مال فرمایا تھا۔ آپ کے خدام بتایا کرتے تھے کہ جب کبھی کشتی کی مشق کے دوران بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں کسی کی گردن آ جاتی تو اُسے لگتا جیسے سانس اُکھڑ جائے گی یعنی بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی طاقت اور پکڑ اُن کی برداشت سے بھی باہر ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ ایک شخص جو بہت قد و قامت اور ڈیل ڈول والا تھا، اُس نے کسی بات پر بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جرح و بحث شروع کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے پہل سمجھایا مگر جب دیکھا کہ شیطان اُس کے سر پر زیادہ سوار ہو گیا ہے اور اب اُس کی اصلاح ضروری ہو گئی ہے تو بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے صرف ایک طمانچہ مارا اور بظاہر قد و قامت و ڈیل ڈول میں زیادہ اور بھاری بھر کم وہ شخص پلٹ کر زمین پر جا گرا اور کافی دیر تک اُٹھ ہی نہ سکا۔ حالانکہ اُس کی طاقت اور رعب و دبدبہ کا یہ عالم تھا کہ لوگ اُس کے خوف سے کئی کتراتے تھے۔

اسی طرح ایک اور واقعہ ہے جس میں حضرت صاحب کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے دیرینہ خادم بیلے حاجی محمد رمضان کے بیٹے فتح اللہ کے ساتھ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے کشتی کی۔ فتح اللہ اپنے علاقے میں نامی گرامی پہلوان تھا اور اُس کا زیادہ تر وقت اکھاڑے میں ہی گزرتا تھا۔ فتح اللہ بہت زیادہ پُر اعتماد تھا کہ میں بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آج اپنی صلاحیت اور پہلوانی کے جوہر دکھاؤں گا۔ تاہم اُس کی نیت کوئی غلط نہیں تھی کیونکہ بہت ہی محبت رکھنے والا بیلے تھا۔ بہر حال جب کشتی شروع ہوئی تو بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے محض ابتداء میں ہی فتح اللہ کو پچھاڑ دیا۔ وہ بڑا حیران و پریشان ہوا اور کہنے لگا کہ پھر کشتی کرتے ہیں لیکن وہ دوبارہ پھر شروع میں ہی ہار گیا۔



اسی طرح جب تیسری مرتبہ ہارا تو وہ کہنے لگا، پیر جی! آپ روحانی قوت سے کشتی فرما رہے ہیں۔ اس بات پر وہاں موجود بیشتر لوگوں کی محفل کشت وزعفران بن گئی۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ بے حد دلیر و بہادر تھے اور دبدبے سے بھی لبریز تھے، آپ خوف زدہ نہیں ہوتے تھے بلکہ ہمیشہ مکمل اطمینان میں رہتے تھے۔ کمزوروں کے ساتھ انتہائی پیار سے پیش آتے مگر بار بار غلطی کرنے والے اور کسی مظلوم پر ظلم کرنے والے کے ساتھ سختی بھی فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن شریف سے واپس حضرت کرام والا شریف کی طرف گاڑی پر محو سفر تھے کہ سڑک کنارے ایک آبادی سے موٹر سائیکل پر سوار شخص بغیر دیکھے اچانک سڑک پر گاڑی کے سامنے آ گیا۔ گوجا ڈرائیور نے بڑی مشکل سے بریک لگائی ورنہ وہ گاڑی کے نیچے آ کر کچلا جاتا۔ جب وہ بچ گیا تو بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گاڑی روک دو، پھر آپ نیچے اتر کر موٹر سائیکل والے کے قریب تشریف لے گئے اور پہلے پوچھا کہ اُسے کوئی چوٹ تو نہیں آئی، جب اُس نے بتایا کہ کوئی چوٹ نہیں آئی تو اُسے تھپڑ مارا جس سے وہ نیچے گر گیا۔ جب وہ کھڑا ہوا تو نرمی کے ساتھ ارشاد فرمایا، آئندہ اس تھپڑ کو یاد رکھنا اور سڑک پر آنے سے پہلے دائیں بائیں ضرور دیکھ لینا۔ یقیناً وہ ساری زندگی سبق یاد رکھے گا۔

ایک اور واقعہ راقم الحروف کو چوہدری امانت علی صاحب کوٹ صوفیاں پتوکی والے کے بیٹے محمد اشرف نے بذات خود سنایا اور اُنہی کے ساتھ پیش آیا۔ محمد اشرف نے بتایا کہ یہ ۱۹۸۰ء کی دھائی کی بات ہے، ہم بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ پہاڑوں پر سیر و سیاحت کے لیے گئے اور پھر کچھ دن کے بعد واپس آ رہے تھے تو بابا جی رحمۃ اللہ علیہ گاڑی کی کچھلی سیٹ پر نیم دراز آرام فرما تھے جبکہ میں اگلی سیٹ پر ڈرائیور محمد شریف کے ساتھ بیٹھا تھا۔ جی۔ٹی روڈ پر کاموکی سے کچھ فاصلہ پہلے اچانک بابا جی رحمۃ اللہ علیہ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور شریف ڈرائیور سے فرمایا کہ گاڑی سڑک کے کنارے روک دو۔ گاڑی رُکی تو بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اشرف! گاڑی سے نیچے اتر دو اور پیچھے بھائی جان (یعنی بابا جی مصصام علی شاہ بخاری) کی گاڑی میں بیٹھ کر آ جانا۔

چونکہ گرمی کا موسم تھا اور میں ویسے بھی بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہنسی مذاق کر لیتا تھا لہذا میں نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ ہی جاؤں گا۔ اگر پچھلی گاڑی والوں نے مجھے نہ دیکھا تو میں کیسے واپس آؤں گا۔ اس جواب پر بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے پھر وہی بات دہرائی۔ میں نے پھر منع کیا تو اب آپ نے ذرا خفگی کے ساتھ حکم دیا تو میں سمجھ گیا کہ اب عمل کرنا ضروری ہے لہذا میں نیچے اتر گیا اور گاڑی چلی گئی۔ پچھلی گاڑی آئی تو میں نے رکنے کے لیے اشارہ کیا، جب گاڑی رکی تو میں نے بتایا کہ مجھے نیچے اتر دیا گیا تھا لہذا میں بھی اسی گاڑی میں جاؤں گا۔ چنانچہ میں سوار ہوا اور ہم واپس لاہور گھر گھر پہنچ گئے۔ لیکن وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ بابا جی سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ والی گاڑی تو گھر آئی ہی نہیں۔ یہ سن کر ہم سب بہت پریشان ہو گئے کیوں کہ وہ گاڑی تو کافی زیادہ آگے تھی چنانچہ ہم پریشانی کے عالم میں واپس نکل کھڑے ہوئے۔ جب ہم کاموکی کے پاس پہنچے تو ہم نے وہ منظر دیکھا کہ جس نے ہمارے پاؤں کے نیچے سے زمین ہی نکال دی۔ کاموکی کے قریب ایک پل کے پاس کچھ لوگ جمع تھے، ہم وہاں رکے اور دیکھا تو نیچے برساتی نالے میں بابا جی رحمۃ اللہ علیہ والی کار بہت زیادہ تباہ حالت میں پڑی ہوئی تھی اور لوگ وہاں کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ ہم نے جب معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ گاڑی ڈرائیور کی آنکھ لگنے کی وجہ سے نیچے جا گری مگر ہم حیران اس وجہ سے ہیں کہ اس کار میں جو سوار تھے اُن میں سے ایک اچھے قد و جسامت والے نوجوان نے دوسرے شخص کو اٹھایا اور خود ہی اوپر آ کر ہسپتال جانے کے لیے کہا اور ایک گاڑی اُن کو ہسپتال لے گئی ہے۔ تب ہم سمجھ گئے کہ ان شاء اللہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ خیریت سے ہیں اور ہماری سانس میں سانس آئی۔ پھر میں نے جب نیچے جا کر گاڑی کی حالت دیکھی تو کوئی شخص نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کار کے سوار صحیح سلامت بچ گئے ہوں گے اور مزید اہم بات یہ تھی کہ جس سیٹ پر میں بیٹھا تھا، اُسی سیٹ میں گاڑی کی چھت سے ایک سر یا اندر گھس کر سیٹ میں پیوست تھا یعنی اگر میں اس سیٹ پر بیٹھا ہوتا تو اس وقت ہرگز زندہ نہیں ہوتا۔ تب مجھے سمجھ آئی کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سختی سے ڈانٹ کر آخر کس وجہ سے

گاڑی سے اُتار دیا تھا، اور دوسری بات یہ تھی کہ حضور شیخ المشائخ باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری جسمانی قوت بھی اتنی زیادہ تھی کہ اس قدر بڑے حادثے کے باوجود ڈرائیور کو بچا لیا۔

حضور شیخ المشائخ باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں محفل میلاد سجانے، منانے اور اس امر کی ترغیب و تبلیغ کا جذبہ با کمال انداز میں موجزن تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ اہل بیت اطہار اور شہدائے کربلا کا ذکر بھی ہر سال باقاعدگی سے کرواتے تھے۔ آپ محبت اہل بیت اطہار کے معاملے میں جذباتی حد تک خیال فرماتے۔ ہر جگہ باقاعدہ طور پر تلقین کی جاتی کہ پورا سال محفل میلاد شریف کا انعقاد کرتے رہو مگر محرم اور صفر کے دو مہینے کے دوران اہل بیت اطہار کا ذکر لازمی کرو۔ جب محرم کا مہینہ آتا تو باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کسی بھی بات یا چیز پر خوشی کا اظہار کرنا پسند نہیں فرماتے تھے بلکہ دانستہ طور پر محرم میں کوئی نئی چیز خرید نہ فرماتے، کوئی نیا کام شروع نہ فرماتے، الغرض جس کسی کام یا چیز سے خوشی ملنے کا خدشہ ہوتا تو اُس سے ہر ممکن حد تک احتراز فرمایا کرتے تھے۔ محرم کے ایام میں اہل بیت اطہار کا ذکر خود کیا کرتے اور دوسروں سے بھی سننا پسند فرمایا کرتے تھے۔

مجھے آج بھی یاد ہے کہ بہت سال پہلے محرم کے ایام میں ایک ضعیف العمر نعت خواں حضرت کرام والا شریف محفل میں آیا، اُس کا نام غالباً مستانہ تھا۔ اُس نے کچھ اس طرح منقبت پڑھی کہ ”بندہ ہوں میں علی کا، مولا میرا علی ہے“ (کرم اللہ وجہہ الکریم)۔ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کلام بہت زیادہ پسند فرمایا اور پھر کئی مرتبہ باقاعدہ فرمائش کر کے اُس سے یہی کلام بار بار سنا۔ بابا مستانہ بھی بہت سوز و گداز کے ساتھ جھوم جھوم کر کلام پڑھا کرتا تھا اور اُس کی اچھی خاصی مالی خدمت بھی کی جاتی۔

حضور شیخ المشائخ باباجی رحمۃ اللہ علیہ ذکر اہل بیت کے لیے خصوصی اہتمام کی تلقین ارشاد فرماتے تھے چنانچہ آستانہ عالیہ حضرت کرام والا شریف میں ۱۰ محرم الحرام کو ایک بڑی محفل منعقد کی جاتی ہے جس میں ایک جم غفیر شمولیت اختیار کرتا ہے۔

رافعہ عروج ملک

# تبلیغ کیسے کریں

جس طرح ہر کام کے انجام دینے کے کچھ آداب ہوتے ہیں جن کا لحاظ رکھے بغیر خاطر خواہ نتائج کی توقع نہیں کی جاسکتی، اسی طرح تبلیغ کے میدان میں اترنے سے قبل کچھ شرائط اور لوازمات کا پورا کیا جانا لازمی ہے۔ یہ آداب مبلغ کی زندگی میں اولیت کے حامل ہونے چاہئیں بصورتِ دیگر مبلغ کو نا کامی اور مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

## 1۔ طرز عمل:

طرز عمل مثبت بھی ہوتا ہے اور منفی بھی ہو سکتا ہے اور برابر بھی لیکن تبلیغی نقطہ نظر سے اس کا فیصلہ مخاطب کی سوچ کے حوالے سے ہوگا۔ تمام تر خلوص اور نیک نیتی کے باوجود غلطی کا امکان باقی رہتا ہے اور غلطی خواہ کتنے ہی خلوص پر مبنی ہو نقصان کا باعث بن کر رہتی ہے۔

ممکن ہے تو جسے سمجھتا ہے بہاراں

اوروں کی نگاہ میں وہ موسم ہو خزاں کا

طرز عمل کی خرابی مخلصانہ کاوشوں کے نتائج پر بھی پانی پھیر کر رکھ دیتی ہے۔

تبلیغی کام کی درجہ بندی کر کے اگر ترجیحات کا تعین کر لیا جائے تو رفتار کو تیز کرنے میں بہت مدد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص بیک وقت تحریر، تقریر اور ذاتی

ملاقاتوں اور رابطوں سے تبلیغ کا کام کرتا ہے تو اسے اپنی صلاحیتوں، اوقات اور مختلف کاموں کے نتائج کو سامنے رکھ کر ترجیحات کا تعین کر لینا چاہیے پہلے کون سا کام کرنا ہے۔ اوقات کار کی تقسیم بھی اسی اعتبار سے ہونی چاہئے۔ جس میدان میں نتائج بہتر نکل رہے ہیں، اسے پہلی ترجیح پر رکھنا چاہیے کیونکہ شیطان کے حملوں میں سے ایک حملہ آدمی کو کم اہم کاموں کی طرف لگانے کی کوشش ہوتا ہے، وہ جب محسوس کرتا ہے کہ کوئی نیک شخص کوئی اہم کارنامہ سرانجام دینے کی کوشش میں مصروف ہے یا ایسا کام کر رہا ہے جو اللہ کو بہت پسند ہے اور اسے راہِ راست سے ہٹایا بھی نہیں جاسکتا تو وہ بھرپور کوشش کرتا ہے کہ اس کی توجہ اس اہم کام سے ہٹا کر کسی دوسرے کم اہم کام کی طرف لگا دی جائے۔

اسی طرح بدگمانی کرنا بھی مبلغ کے لیے مناسب نہیں۔ بدگمانی سارے فتنہ و فساد کی جڑ ہے۔ تبلیغ کے میدان میں دوسروں کو اہمیت دینا اور اپنے آپ سے بہتر گردانا از بس ضروری ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ”جو شخص اپنے آپ کو ایک خارش زدہ کتے سے بھی بہتر سمجھے اسے معرفت کی ہوا نہیں لگ سکتی۔“

مبلغ ایک ایسا خاموش کارکن ہوتا ہے جو اپنی ذات کی نفی کر کے دوسروں کی فلاح کی ضمانت بن جاتا ہے۔ انسان کان کا بہت کچا واقع ہوا ہے، کسی کی برائی بیان کی جائے تو جلد اثر قبول کرتا ہے جبکہ خوبی تسلیم کرنے میں بہت دیر لگا دیتا ہے۔ انواہوں پر کان دھرنے والے لوگ بہت جلد دوستوں کا اعتماد کھودیتے ہیں۔ اگر براہ راست حقیقت حال کو معلوم کر لیا جائے تو انسان بہت سی بدگمانیوں سے بچ جاتا ہے۔ غیبت کرنے والے شخص کو بات کرنے سے فوراً روک دینا چاہیے۔ بات سچی بھی کر رہا ہو تب بھی یقین نہیں کرنا چاہیے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آئندہ آپ کے سامنے کسی کی برائی بیان کرنے کی جرات نہیں کرے گا۔

تبلیغی نقطہ نظر سے دور دراز علاقوں کے سفر کے دوران طرح طرح کی تکالیف کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ دلجمعی اور یکسوئی رخصت ہو کر امتیاز طبع کا باعث بن جاتی ہے مختلف

طباع کے مالک افراد کے ساتھ اختلاف کے باعث دل پر کچھ گرد و غبار آنے لگتا ہے اس صورت حال کا بروقت علاج ہونا چاہیے ورنہ دیگر عبادات میں کوتاہی اور سستی کا ظہور ہوگا۔ ایک اور خطرہ طبیعت کا سیر و تفریح اور دیگر دلچسپ مشغولیات کی جانب مائل ہونا ہے جس سے عمل کی خرابی جنم لیتی ہے۔ مختلف لوگوں کے حالات اور مزاج مختلف ہوتے ہیں، ہر ایک سے ایک جیسے کام کی توقع نہیں رکھنی چاہیے۔ ایک دوڑ لگا سکتا ہے۔ ممکن ہے دوسرا صرف چند قدم چلنے کے قابل ہو۔ ایسا فرق تو ہمیں صحابہ کرام کی سوانح حیات میں بھی ملتا ہے۔ انفاق کے معاملہ میں سب کچھ لٹا دینے کا کہیں حکم نہیں آیا لیکن ایک موقع پر حضرت صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) اپنا سارا مال پیش کر کے سب پر بازی لے گئے۔ مقامات اور درجات کے معاملہ میں ہر کوئی اپنی حیثیت کے مطابق آگے بڑھتا ہے۔

مبلغ کی شرافت، اعلیٰ ظرفی اور نیک نامی تبلیغ میں کشش کا باعث بنتی ہے اگر ترجمانی بھی احسن انداز سے ہو جائے تو اثر پذیر مری کے کیا کہنے! پیغام خواہ کتنا ہی اہم کیوں نہ ہو جب تک انداز میں دلکشی نہ ہو لوگ متوجہ نہیں ہوتے۔

بعض اوقات چھوٹی چھوٹی باتوں کو اناء کا مسئلہ بنا کر بد مزگی پیدا کر دی جاتی ہے، جہاں کہیں محسوس ہو کہ ان تلوں میں تیل نہیں تو قرآنی ہدایت **قالوا سلاما** پر عمل کرتے ہوئے سلام کر کے الگ ہو جانا چاہیے تاکہ فضاء مزید خراب ہونے سے بچ جائے ایسے جاہلوں کو زیادہ منہ نہیں لگانا چاہیے۔ اگر کہیں تلخی کا سماں پیدا ہو جائے تو حق پر ہونے کے باوجود خاموشی اختیار کر لینے میں ہی عافیت ہوتی ہے۔ ڈٹے رہنے سے حالات پر قابو نہیں رہتا اور لڑائی جھگڑے کی صورت میں بالآخر مبلغ کو ہی ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ امر بھی مسلمہ ہے کہ تشدد اور شعلہ بیانی سے دل نہیں بدلا کرتے، دل بدلنا اللہ کے اختیار میں ہے۔

تبلیغ وفد کی صورت میں کی جا رہی ہو تو بات امیر وفد کرے، کوئی دوسرا بولنے کی کوشش نہ کرے، باقی سب خاموش اور ہمہ تن گوش رہیں البتہ امیر وفد کی اجازت سے بات کی

جاسکتی ہے۔ محفل کی صورت میں ترنم کے ساتھ باواز بلند اللہ کا ذکر، استغفار اور درود شریف پڑھ لینے سے توجہ کے ساتھ سننے کا ایک ماحول پیدا ہوتا ہے اور برکت بھی ہوتی ہے۔

## 2۔ صوفیانہ انداز کا لحاظ:

تبلیغ کے دو طریقے معروف ہیں، ایک طریق صوفیاء اور دوسرا طریق علماء۔ پہلا طریقہ زیادہ دلکشی اور جاذبیت کا حامل ہے اور اس کے اثرات بھی وسیع اور دیرپا ہوتے ہیں۔ پوری اسلامی تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے صوفیاء دلوں پر دستک دیتے ہیں جو ایک بار قریب آتا ہے انہی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ جب اپنے مواعظ حسنہ کے اختتام پر یہ جملہ ارشاد فرمایا کرتے ”اب ہم قال سے حال کی جانب آتے ہیں“ تو مجمع پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی، رجوع الی اللہ اور وارفتگی کا ایسا حال وارد ہوتا کہ ہزاروں لوگ گناہوں سے تائب ہوتے اور سینکڑوں غیر مسلم اسلام قبول کر لیتے۔ صوفیاء اس فلسفہ کے قائل ہیں کہ دل تشدد سے نہیں بلکہ محبت سے بدلتے ہیں۔ اس لیے بے جا سختی نہیں کرنی چاہیے۔ دل جیتنے کے لیے مومنانہ سیرت و کردار کی ضرورت ہے۔ سفر جاری رہنا چاہیے، مایوسی اور بددلی کو قریب نہ پھٹکنے دیا جائے، رسول اکرم ﷺ نے ایک بار فرمایا: ”اے علی (کرم اللہ وجہہ الکریم)! خدا کی قسم، اگر تیرے ذریعے ایک شخص بھی ہدایت پا جائے تو یہ تیرے لیے ۱۰۰ سرخ اونٹ صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔“

گویا ایک آدمی کا راہ راست پر آ جانا بھی بہت بڑی کامیابی ہے۔ حدیث کے ان الفاظ سے تبلیغی کام کی غیر معمولی اہمیت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ بس اللہ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے کہ اس نے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی، وہ یہ کام کسی اور سے بھی لے سکتا ہے۔ لہذا کبھی اپنی سعی اور بھاگ دوڑ پر نظر نہیں رکھنی چاہیے بلکہ نصرت الہی کے لیے سراپا دعا رہنا چاہیے کیونکہ نتیجہ خیزی اس کے ہاتھ میں ہے، انسان کے بس میں نہیں۔



## 3- تالیف قلب:

تالیف قلب کا مطلب نائل کرنا اور دل میں جذباتِ محبت پیدا کرنا ہے۔ کسی شخص کو تبلیغ کی جانب نائل کرنے کے لیے اسکے ساتھ خیر خواہی اور ہمدردی کا مظاہرہ کرنا، مالی امداد فراہم کرنا، آڑے وقت میں کام آنا، لطف و عنایت کا سلوک کرنا وغیرہ سب کچھ تالیفِ قلب کے ذیل میں آتا ہے۔

## 4- سہولت و رعایت:

لوگوں کے سامنے دین کو مشکل بنا کر پیش نہ کیا جائے۔ سارا بوجھ ایک ہی بار گردن پر نہ ڈال دیا جائے بلکہ پہلے عقائد پھر رفتہ رفتہ اعمال کی بات کی جائے۔ دوسروں کی سہولت کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ بیزاری اور نفرت کی فضاء پیدا نہ ہو۔ محسنِ انسانیت ﷺ نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا: ”آسانی پیدا کرنا تنگی نہیں۔ لوگوں کو خوشخبری سنانا نفرت نہ دلانا۔“ (بخاری)

گویا دین کو اس طرح آسان بنا کر پیش کیا جائے کہ لوگ خوش دلی کے ساتھ اسے قبول کریں، ناروا پابندیاں سمجھ کر انکار نہ کر دیں۔ اس ضمن میں اس بات کا خیال بھی رہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔ جہاں آپ خوشخبری سنایا کرتے تھے وہاں لوگوں کو بُرے اعمال کے انجامِ بد سے ڈرایا بھی کرتے تھے۔

## 5- جبر سے اجتناب:

اسلام دینِ فطرت ہے اس لیے سلیم الفطرت انسان اسے قبول کرنے میں کوئی تامل محسوس نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمادیا کہ کسی کو جبراً مسلمان بنایا جائے۔

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ (البقرة، 2: 256) ”دین میں کوئی زبردستی نہیں۔“

اسلام میں کسی کو جبراً مسلمان کرنے کی کلی ممانعت کر دی گئی ہے اور پوری اسلامی

تاریخ اس پر گواہ ہے کہ مسلمانوں نے آدھی دنیا پر حکومت کی لیکن کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ کسی غیر مسلم کو بزدل و دشمنی اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا گیا ہو۔ ایسے علاقے جن پر کبھی مسلمان حکمران نہیں رہے، کروڑوں مسلمان رہتے ہیں۔ یہ سب اسلام کی آفاقی تعلیمات اور مسلمانوں کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے ہیں۔

### 6۔ حسن سلوک:

تبلیغ کی قبولیت کے ضمن میں حسن سلوک سے بڑھ کر اور کوئی چیز کارگر نہیں ہوتی۔ نرمی اور ہمدردی انسانوں کو قریب کرتی ہے۔ خوئے دلنوازی، اندازِ دلبری اور اک طرزِ دلکشی درکار ہے۔ درشتی اور سخت مزاجی لوگوں کو بھگانے کا باعث بنتی ہے، تمام بھلائیاں نرم خوئی میں جمع کر دی گئی ہیں۔ سخت گیری اور درشت رویِ نفرت اور خندہ پیشانی اور شکستگیِ محبت کا باعث بنتی ہیں۔ حسن اخلاق میں یہ قوت ہے کہ وہ دشمنی کو دوستی میں بدل سکتا ہے۔ کلام میں رعونت، خشونت اور شدت نہ پائی جائے بلکہ نرمی، شیرینی اور حلاوت کا مرقع ہو۔

### 7۔ بالواسطہ اصلاح:

اگر آپ دوسروں کو حسبِ خواہش بدلنا چاہتے ہیں تو انہیں اس بات کا احساس نہ ہونے دیں کہ آپ دانستہ ایسا کر رہے ہیں۔ احوال کے لیے بالواسطہ طریقہ کار زیادہ مناسب ہے اس طرح دوسرا شخص ردِ عمل کا اظہار نہیں کرتا۔ رسول اکرم ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ انفرادی اصلاح احوال کے لیے بھی کسی شخص کا نام لے کر متوجہ نہ کرتے بلکہ جمع میں گفتگو کا آغاز اس طرح فرماتے: **مَا بَالُ اقْوَامٍ يَفْعَلُونَ كَذَا** ”لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، اس طرح کے کام کرتے ہیں۔“ جس کو سنا ناقصود ہوتا وہ بھی سن لیتا اور اپنی اصلاح کر لیتا یہ ایسا پر حکمت طریقہء کار ہے جس کے باعث مخاطب کو شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ غلطیوں کی نسبت اپنی جانب کر کے خطاب کیا جائے تو سننے والوں کو گراں نہیں گزرتا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر صدیقی  
زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

# شجرکاری

پاکستان میں حالیہ گرمی کی شدت کی وجہ سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے درختوں کی اہمیت کو محسوس کرنا شروع کر دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ سوشل میڈیا پر بھی درخت لگانے کے حوالے سے ایک تحریک سی چل نکلی ہے۔

درخت لگانے کے حوالے سے طرح طرح کے نعروں سے سوشل میڈیا بھر پڑا ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص درخت لگانا چاہتا ہے تو وہ کون سا درخت لگائے؟ سفیدے کے درخت کے بارے میں بھی لوگوں کے ذہن میں بہت سے سوالات ہیں۔ ان سب سوالات کا جواب زیر نظر مضمون میں آپ کے لیے موجود ہے۔ براہ مہربانی اپنی آنے والی نسلوں کی بقاء کے لیے زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں لیکن بہترین طریقہ یہ ہے کہ زیادہ فائدہ مند درخت کاشت کریں۔

پاکستان کی آب و ہوا کے لئے موزوں درخت کون کون سے ہیں؟ اس سوال کے جواب کے لیے پاکستان کے مختلف خطوں کے لئے موزوں درختوں کی الگ الگ تفصیل حسب ذیل بیان کی گئی ہے۔

## جنوبی پنجاب کے لئے مفید درخت

جنوبی پنجاب کی آب و ہوا زیادہ تر خشک ہے اس لئے یہاں خشک آب و ہوا کو برداشت کرنے والے درخت لگائے جانے چاہئیں۔ خشکی پسند اور خشک سالی برداشت کرنے والے درختوں میں بیری، شریں، سوہانجا، کیکر، پھلائی، کھجور، ون، جنڈ اور فراش کے درخت قابل ذکر ہیں۔ اسکے ساتھ ساتھ آم کا درخت بھی جنوبی پنجاب کی آب و ہوا کے لیے بہت موزوں ہے۔

## وسطی پنجاب کے لئے مفید درخت

وسطی پنجاب میں نہری پانی والے علاقے زیادہ ہیں لہذا اس علاقے میں امتاس، شیشم، جامن، توت، سمبل، پیپل، بکائین، ارجن اور سوڑا لگایا جانا چاہئے۔

## شمالی پنجاب کے لئے مفید درخت

شمالی پنجاب میں کچنار، پھلائی، کیل، اخروٹ، بادام، دیودار، اوک کے درخت لگائے جائیں۔

کھیتوں میں کم سایہ دار درخت لگائیں انکی جڑیں بڑی نہ ہوں اور وہ زیادہ پانی استعمال نہ کرتے ہوں۔ سفیدہ صرف وہاں لگائیں جہاں زمین خراب ہو یہ سیم و تھور ختم کر سکتا ہے لیکن سفیدہ ایک دن میں 25 لیٹر پانی پیتا ہے۔ لہذا جہاں زمین پانی کم ہو اور فصلیں ہوں وہاں سفیدہ نہ لگائیں۔

## اسلام آباد اور سطح مرتفع پوٹھوہار کے لئے مفید درخت

خطہ اسلام آباد اور سطح مرتفع پوٹھوہار کے لئے موزوں درخت درج ذیل ہیں: دلو، پاپلر، کچنار، بیری اور چنار کے درخت درج بالا علاقے کے لیے بہترین اور مفید ہیں۔ اسلام آباد میں لگا پیپر ملبری الرجی کا سبب ہے، اس کو ختم کرنا چاہیے۔ خطے میں اس جگہ کے مقامی

درخت لگائے جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ زیتون کا درخت بھی یہاں لگایا جا سکتا ہے۔

### سندھ کے لئے مفید درخت

سندھ کے ساحلی علاقوں میں پام ٹری اور کھجور لگانا چاہیے۔ کراچی میں المٹاس، برنا، نیم، گمہور، جامن، پیپل، بینیان، ناریل اور اشوکا لگایا جانا زیادہ بہتر اور مفید ہے۔

اندرون سندھ میں کیکر، پیری، پھلائی، ون، فراش، سہانجنا اور آسٹریلین کیکر لگانا چاہیے۔

کراچی میں ایک بڑے پیمانے پر کنوکارپس کے درخت لگائے گئے ہیں۔ یہ درخت کراچی کی آب و ہوا سے ہرگز مطابقت نہیں رکھتے۔ یہ درخت شہر میں پولن الرجی کا باعث بن رہے ہیں۔ یہ دوسرے درختوں کی افزائش پر بھی منفی اثر ڈالتے ہیں جبکہ پرندے بھی ان درختوں کو اپنی رہائش اور افزائش نسل کے لیے استعمال نہیں کرتے۔

### بلوچستان کے لئے مفید درخت

بلوچستان کے علاقے زیارت میں صنوبر کے درخت لگائے جانے چاہئیں۔ زیارت میں صنوبر کا قدیم جنگل بھی موجود ہے۔ زیارت کے علاوہ دیگر بلوچستان پہاڑی علاقہ ہے اس میں ون، کرک، پھلائی، کیر، بڑ، چلغوزہ، پائٹن، اولیو اور ایکیکا لگایا جانا چاہیے۔

### KPK اور شمالی علاقہ جات کے لئے مفید درخت

کے پی کے میں شیشم، دیودار، پاپولر، کیکر، ملمری، چنار اور پائٹن ٹری لگایا جائے۔

### پاکستان میں درخت لگانے کا بہترین وقت

پاکستان میں درخت لگانے یعنی شجرکاری کرنے کا بہترین وقت فروری مارچ اور

اگست ستمبر کے مہینے ہیں۔ موسم کی شدت والے اوقات میں پودے کو اپنی بقاء کے لیے زیادہ جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ جب کہ مذکورہ مہینے شجرکاری اور پودے کاشت کرنے کے حوالے سے بہترین وقت ہے۔

### درخت لگانے اور حفاظت کرنے کا طریقہ

اگر آپ سکول کالج یا پارک میں درخت لگا رہے ہیں تو درخت ایک قطار میں لگائیں، اور ان کا فاصلہ دس سے پندرہ فٹ ہونا چاہیے۔ گھر میں لگاتے وقت دیوار سے دور لگائیں۔ آپ کسی مالی کی مدد کے بغیر بھی درخت لگا سکتے ہیں۔ جس کا طریقہ بہت ہی آسان اور سادہ ہے۔

نرسری سے پودا لائیں۔ زمین میں ڈیڑھ فٹ گہرا گڑھا کھودیں۔ نرسری سے بھل (اور گینک ریت مٹی سے بنی) لائیں اور گڑھے میں ڈالیں، پودا اگر کمزور ہے تو اس کے ساتھ ایک چھتری باندھ دیں۔ پودا ہمیشہ صبح یا شام کے وقت لگائیں۔ دو پہر میں نہ لگائیں اس سے پودا سوکھ جاتا ہے۔ پودا لگانے کے بعد اس کو پانی دیں۔ گڑھا نیچا رکھیں تاکہ وہ پانی سے بھر جائے۔ گرمیوں میں ایک دن چھوڑ کر جبکہ سردیوں میں ہفتے میں دو بار پانی دیتے جائیں۔

پودے کے گرد کوئی جڑی بوٹی نظر آئے تو اسکو کھرپے سے نکال دیں۔ اگر پودا مرجھانے لگے تو گھر کی بنی ہوئی کھاد یا یوریا یا سفورس والی کھاد اس میں ڈالیں لیکن بہت زیادہ کھاد ڈالنے سے گریز کریں کیوں کہ زیادہ کھاد ڈالنے سے بھی پودا مرجھا سکتا ہے۔ بہت سے درخت جلد بڑے ہو جاتے ہیں تاہم کچھ درختوں کو کافی وقت لگتا ہے۔ سفیدہ، پاپولر، سنبل اور شیشم جلدی بڑے ہو جاتے ہیں جبکہ دیودار اور دیگر پہاڑی درخت دیر سے بڑے ہوتے ہیں۔ کوشش کریں کہ گھروں میں شہتوت، جامن، سہا جتنا، املاس، بکائن یا نیم لگائیں۔ گھر کا ماحول اور آب و ہوا بہت شاندار ہو جائے گی۔

محمدؐ کی القادری

إنفاق فی سبیل اللہ

# راہِ خدا میں خرچ کرنا

خدا کے دین کے لیے جس طرح ہماری ظاہری صلاحیت، قابلیت، علم، فہم، قوت و طاقت اور وقت کا استعمال ہونا ہمارے لیے سعادت اور خوش نصیبی کی بات ہے، اسی طرح ہمارے مال کا بھی دین کے لیے لگنا اور استعمال ہونا بھی پروردگار کی عظیم نعمت ہے اور ہر مسلمان کو اس کی بھی تمنا رکھنا چاہیے۔ خدمتِ دین کے مختلف طریقے ہیں ان تمام میں مال کی حیثیت بڑی اہم ہے۔

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: ”جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے بڑھا کر دے اور اللہ تعالیٰ کس شادگی والا اور علم والا ہے۔“

نیز ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ”ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی طلب میں دل کی خوشی اور یقین کے ساتھ خرچ کرتے ہیں، اس باغ جیسی ہے جو اونچی زمین پر ہو، اور زوردار بارش اس پر برسرے اور وہ اپنا پھل دگنلاوے اور اگر اس پر بارش نہ بھی برسرے تو پھوار ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔“

جس قدر خلوص کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کریں گے، اتنا ہی

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا اجر و ثواب زیادہ ہوگا۔ ایک روپیہ بھی اگر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے خرچ کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ 700 گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب دے گا۔

مذکورہ بالا آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی دو صفات ذکر کی گئی ہیں: وسیع اور علیم۔ یعنی اس کا ہاتھ تنگ نہیں ہے کہ عمل جتنے اجر کا مستحق ہے، وہی دے، بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ دے گا۔ دوسرا یہ کہ وہ علیم ہے کہ جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے اور جس جذبہ سے کیا جاتا ہے، اس سے بے خبر نہیں ہے بلکہ اس کا اجر ضرور دے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تُو میری راہ میں مال خرچ کر میں تجھے مال دوں گا اور فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں، رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتے۔ فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے جب سے آسمان اور زمین کی پیدائش ہوئی اُس وقت سے کتنا اُس نے لوگوں کو دیا لیکن اُس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی اور اُس وقت اُس کا عرش پانی پر تھا اور اُسی کے ہاتھ میں میزان ہے جو پست (یعنی جس کا ایک پلڑا پست) اور (ایک پلڑا) بلند ہوتا ہے“ (بخاری و مسلم مسند احمد بن حنبل)۔ اور یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، اے ابن آدم! تو (میری راہ میں) خرچ کر (تو) میں تیرے اوپر خرچ کروں گا۔“ یہ حدیث بھی متفق علیہ ہے۔

ملا علی القاری فرماتے ہیں، حدیث مبارکہ کا معنی یہ ہے کہ فنا ہونے والے اموال کو دنیا میں خرچ کرو تا کہ آخرت میں اعلیٰ درجہ کے احوال پاسکوا اور کہا گیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ تم میری راہ میں خرچ کرو تا کہ میں تجھے دنیا اور آخرت میں رزق عطا کروں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف اشارہ ہے: اور تم (اللہ کی راہ میں) جو کچھ بھی خرچ کرو گے تو وہ اس کے بدلہ میں اور دے گا۔“



حضرت امام حسن ؓ فرماتے ہیں کہ جس نے سخاوت کی، اُس نے عزت پائی اور جس نے نُخل کیا، اُس نے ذلت اٹھائی۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں: ”جو شخص تندرستی میں ایک درہم راہِ خدا میں دے، وہ اس سے بہتر ہے کہ بیماری میں سو درہم دے اور زندگی میں اپنے ہاتھ سے ایک درہم دینا بہتر ہے مرنے کے بعد اس کے نام پر ہزار درہم دینے سے۔“

حضرت محمد بن علیان نسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سخی کی سخاوت اس وقت پاک و صاف ہوتی ہے جب کہ وہ اپنی عطاء کو حقیر و کمتر سمجھے اور لینے والے کو اپنے آپ سے بہتر جانے اور اس کا احسان مانے۔

قرآن شریف کی آیات سے ہمیں بخوبی علم ہوتا ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور جب خصوصاً اس فرمانِ خداوندی سے سند مل گئی کہ جو خوش نصیب اپنے مال میں سے ایک روپیہ راہِ خدا میں خرچ کرے گا تو اللہ کریم اپنے فضل و احسان سے اُس ایک کے بدلے 700 گنا عطا فرمائے گا تو کوئی نادان ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے سے جی چرائے گا۔

مگر افسوس! آج کل دین کی راہ میں مال خرچ کرنے یا سفید پوش مساکین کی مدد کرنے اور نیکی کے کاموں میں مال خرچ کرنے کی بجائے فضول اور غیر ضروری کاموں کے لیے تو اپنے خزانے کے مُنہ کھول دیئے جاتے ہیں، مگر اس بات کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی کہ بے شمار جائز اور حقیقی مستحق مقامات ہیں جہاں مال خرچ کرنے سے ہماری آخرت سنور سکتی ہے اور اللہ پاک اپنی رحمت سے آخرت میں اس کا صلہ بھی عطا فرمائے گا اور بسا اوقات دنیا میں ہی اس کی جزا مل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں راہِ حق میں مال خرچ کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے تاکہ اللہ کا قرب پایا جاسکے۔ آمین

محمد سمیع اللہ نوری طیبی

# مُرشد ہو تو حضرت کرماںؑ الے

”حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے ایک بلی ”مولوی مقصود احمد“ ساکن باجڑہ گڑھی ضلع سیالکوٹ نے اپنی ضعیف العمری اور علالت کے باوجود یہ واقعات لکھوائے۔ جہاں ان واقعات سے ایک مرید صادق کی کیفیات سے آگاہی ہوئی، وہاں حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی شان و المرتبت کا اظہار ہونے کے ساتھ ساتھ عقائد اہل سنت و جماعت درست ہونے پر مہر تصدیق ثبت ہوگئی کہ اولیاء اللہ خداوند تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت اور قوت کے حامل ہوتے ہیں، مخلوق خدا کو نفع پہنچاتے اور اصلاح و رہنمائی و تربیت فرماتے ہیں۔ آئیے! مولوی مقصود احمد صاحب کے ہمراہ حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ کی محفلوں میں حاضری کا شرف حاصل کریں“

پاکستان بننے کے تھوڑے عرصہ بعد میں جسمانی بیماری مرض خارش سے شدید بیمار ہو گیا۔ بہت علاج کیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اپنے بیٹے منور احمد بھٹہ کو حضرت صاحب کی خدمت میں بھیج دیا۔ میری والدہ صاحبہ انہی دنوں وفات پا چکی تھیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا یہ کیا ہی اچھا ہو کہ قبلہ حضرت صاحب میری والدہ مرحومہ سے متعلق کوئی خوش خبری سنا دیں۔ منور احمد سے یہ بات نہ کہی، صرف دل میں سوچا۔ منور احمد نے واپس گاؤں آ کر بتایا کہ جب میں

دوسرے لوگوں کے ہمراہ حضرت صاحب کے سامنے بیٹھا تھا تو ہر ایک آدمی سے پوچھتے تھے کہ تم کہاں سے آئے ہو اور کیا کام ہے۔ ہر ایک کو فرماتے اللہ تعالیٰ رحم کر دیں گے۔ مگر مجھے دیکھتے ہی فرمایا بیٹا! تمہاری دادی صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں! پھر آپ نے فرمایا کہ وہ بہت پڑھی ہوئی تھیں کہ ہر وقت قرآن شریف اور دیگر فارسی کتب پڑھتی رہتی تھیں اور جو کوئی مرد و عورت رشتہ دار انہیں ملنے کیلئے آتا تو اپنے پاس بٹھا کر بہت سے شریعت کے مسائل بتاتی رہتی تھیں۔ اس کے بعد منور احمد سے میرا حال پوچھا، کیا تمہارے والد صاحب بیمار ہیں؟ تو منور نے کہا جی حضور! بیمار ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت جلدی صحت عطا کر دیں گے۔ چنانچہ منور احمد کے واپس آنے کے بعد میں سیالکوٹ مشن ہسپتال میں برائے علاج داخل ہو گیا۔ وہاں ایک انگریز ڈاکٹر تھا، اس نے مجھے دیکھتے ہی کہا کہ کم از کم ایک ماہ یہاں داخل رہو تو پھر صحت یاب ہو گے۔ تو وہ روزانہ دو وقت بیماریوں کو دیکھتا تھا۔ اس نے جو نسخہ تجویز کیا، اس کے کھانے اور استعمال کرنے سے میں پہلے تین روز میں ہی بالکل صحت یاب ہو گیا اور جسم پر بیماری کا کوئی نام و نشان بھی نہ رہا۔ جب وہ چوتھے دن راولپنڈی پر آیا تو میں نے اپنے بازو اور ٹانگیں ننگی کر کے اسے دکھایا کہ جناب میں اب بالکل تندرست ہو گیا ہوں۔ مجھے آپ چھٹی دے دیں۔ میں گھر جا کر آپ کا نسخہ استعمال کرتا رہوں گا۔ وہ مجھے تندرست دیکھ کر پہلے بہت حیران ہو گیا پھر خوش ہوا اور مجھے چھٹی دے دی اور یہاں سیالکوٹ میں میرے بچوں کی خالہ ”رفاقت بی بی“ جو ہماری پیر بہن بھی تھیں، اسے رات خواب میں میری مرحومہ والدہ کی زیارت ہوئی تو اس نے پوچھا اماں بی! کیا حال ہے۔ انہوں نے خواب میں بتایا کہ پڑھا اور سنا یہی تھا کہ قبر میں منکر نکیر صرف تین سوالات پوچھتے ہیں، یعنی تمہارا رب کون ہے اور تمہارا مذہب کیا تھا اور سامنے کھڑے بزرگ کے متعلق کیا جانتے ہو؟ مگر ان سوالات کے علاوہ اور کئی سوالات کئے ہیں۔ سب کے صحیح جوابات دیتی رہی۔ ایک سوال کا جواب میں نے درست نہ دیا تو ان فرشتوں نے آنکھیں سرخ کر لیں اور جوش میں آ گئے۔ میں ڈر گئی کہ اب ان سے مجھے کون چھڑائے گا تو اسی

وقت حضرت صاحب رحمہ اللہ وہاں میرے پاس پہنچ گئے اور فرشتوں سے فرمانے لگے کہ یہ بی بی آمنہ تو ہماری بیٹی ہے۔ یہ بات سن کر فرشتے فوراً غائب ہو گئے اور میری قبر انتہائے نظر تک فراخ ہو گئی اور قبر میں اوپر کی طرف بجلی کا بلب سا روشن ہو گیا۔ اس لئے اب میں بہت آرام سے ہوں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ قبلہ حضرت صاحب رحمہ اللہ اپنے غلاموں کے والدین کا بھی بہت زیادہ خیال اور ہمدردی فرماتے تھے۔

میری بیٹی غلام صدیقہ اپنے گاؤں باجڑہ گڑھی سے پانچ چھ میل کے فاصلے پر موضع مست پور میں لڑکیوں کے سکول میں پڑھاتی تھی۔ وہ وہاں گئی ہوئی تھی کہ 1965ء میں اسی رات ہندوستانی فوج نے ہمارے علاقے پر حملہ کر دیا۔ حملہ ہونے کے بعد ہم تمام لوگ بالکل خالی ہاتھ اپنے گھروں سے نکل کر سیالکوٹ شہر آ گئے۔ اور میری لڑکی وہاں اپنے گھر والوں کے ساتھ رہی۔ اس کے متعلق ہمیں علم نہ تھا کہ وہ زندہ ہے یا وفات پا چکی ہے مگر مست پور والے رشتہ داروں نے وہاں کے رشتہ داروں کی فاتحہ خوانی بھی کی اور ختم بھی دلوا دیئے۔ میں نے یہ بات سن کر کہا کہ میں تو ابھی اس قسم کی کوئی بات نہیں کرتا۔ میں قبلہ حضرت صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں جاؤں گا اور وہاں سے دریافت کروں گا۔ چنانچہ جنگ بند ہونے کے بعد میں حضرت کرمان والے شریف میں چلا گیا اور میں نے اپنے دل میں سوچا ہوا تھا کہ حضور کے سامنے ہوتے ہی زور زور سے رونے لگ جاؤں گا تو آپ پوچھیں گے کہ کیا بات ہے تو میں عرض کروں گا کہ جناب نہ ہمارا گھر رہا نہ گھاٹ۔ دشمن نے تمام گھر اور سامان کو آگ لگا کر جلا دیا ہے۔ ان دنوں حضرت صاحب رحمہ اللہ کچھ بیمار تھے اور کوٹھی کے درمیان بڑے کمرے میں لیٹے رہتے تھے۔ میں جب باقی ساتھیوں کو چھوڑ کر تنہائی میں کوٹھی کے برآمدہ میں کھڑا ہو گیا تو میرے کھڑے ہوتے ہی آپ نے امراہیم سے (جو آپ کے پاس کھڑا تھا) دریافت کیا کہ کون ہے تو اس نے عرض کیا کہ مولوی مقصود احمد باجڑہ گڑھی والے۔ آپ نے یہ بات سنتے ہی اپنا ہاتھ اونچا کر کے بلند آواز سے فرمایا کہ یہ بادشاہ ہو گئے ہیں بادشاہ ہو گئے ہیں۔ بادشاہ ہو گئے

ہیں۔ آپ نے یہ جملہ تین دفعہ فرمایا تو یہ فرمان سنتے ہیں میری تمام پریشانیاں ختم ہو گئیں تو اس بات کا یہ نتیجہ نکلا کہ میرے بڑے لڑکے انوار احمد نے پیسے بھیج کر پہلے گاؤں کا عالیشان مکان بنایا اور پھر تمام بہن بھائیوں کی مالی امداد کر کے سب کو علیحدہ علیحدہ پختہ مکانات شہر سیالکوٹ میں بنوا دیئے۔ چنانچہ انوار احمد کے اپنے دو مکان کراچی میں ہیں اور یہاں سیالکوٹ میں منور احمد مختار احمد اور ان کی ہمشیرہ غلام صدیقہ ان سب کے علیحدہ علیحدہ پختہ مکانات بن گئے ہیں۔ چھوٹی لڑکی لاہور میں ہے۔ اس نے لاہور میں ہی ایک پختہ مکان ڈیڑھ لاکھ میں خرید لیا ہے۔ میری اولاد میں پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں جن میں سے سب کے علیحدہ علیحدہ مکانات بن گئے ہیں۔ صرف ایک لڑکے فتح اللہ کا مکان ابھی نہیں بنا۔ اس نے بھی سیالکوٹ میں پلاٹ خرید لیا ہوا ہے۔ وہ بھی ان شاء اللہ جلدی مکان تیار کر لے گا۔ دیگر بات یہ ہے کہ میں نے بھی حج کر لیا ہے اور میرے چاروں لڑکوں اور ایک بیٹی نے بھی حج کر لیا ہے۔ صرف ایک بیٹا اور بیٹی نے حج نہیں کیا۔ ان شاء اللہ وہ بھی قبلہ حضرت صاحب کی نظر کرم سے حج کر لیں گے۔ اب رات کو نماز عشاء کے بعد کمرہ کے اندر حضرت صاحب کی خدمت میں چلا گیا۔ وہاں دو آدمی حاجی شفیق احمد اور عبدالغنی کھڑے تھے۔ ایک طرف ابراہیم بھی کھڑا تھا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اٹھاؤ۔ جب آپ کو اٹھایا جاتا تو آپ فرماتے حاجی شفیق ان ظالم ہندوؤں نے ہم پر حملہ کیا ہے۔ ان کو بودھیوں سے پکڑ کر پانی میں غرق کر دو اور تمام برہمن اور ہندو عورتوں کو پکڑ لاؤ۔ پھر فرماتے لٹا دو۔ پھر چند منٹ پر فرماتے مجھے اٹھاؤ اور پھر وہی الفاظ دہراتے کہ عبدالغنی ان کافروں نے ہم پر حملہ کیا۔ ان تمام برہمنوں اور ہندوؤں کو بودھیوں سے پکڑ پکڑ کر پانی میں ڈبو دو اور ان کی تمام عورتیں پکڑ لاؤ تو عبدالغنی نے سن کر عرض کیا کہ اتنی عورتوں کا ہم کیا کریں گے۔ آپ نے فرمایا عورتوں کو مسلمان کر کے چار چار کا تمہارے ساتھ نکاح کر دیں گے۔ میں نے بھی اپنی بیٹی صدیقہ کے متعلق عرض کیا کہ غلام صدیقہ کے متعلق بھی آپ فرمائیں کہ کیا وہ زندہ ہے یا شہید ہو گئی ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ زندہ ہے اور اکیلی نہیں، ہم بیٹی کے ساتھ ہیں اور وہ صحیح سلامت

ہے۔ میں نے عرض کیا پھر اس کو واپس لانے کیلئے مہربانی فرمائیں۔ آپ نے فرمایا جلدی آجائے گی فکر نہ کرو۔ چنانچہ جب ہم واپس سیالکوٹ آئے تو چند دن کے بعد ریڈیو میں غلام صدیقہ نے اعلان کر دیا کہ میرا نام غلام صدیقہ ہے۔ میرے والد صاحب کا نام مولوی مقصود احمد بھٹہ ہے اور میں موضع باجرہ گڑھی کی رہنے والی ہوں۔ چنانچہ ایک دو ماہ میں وہ کراچی آ گئی۔

جب وہ واپس گھر آئی تو ہم نے اس سے تمام حالات دریافت کئے تو اس نے بتایا کہ گاؤں کے تمام لوگ چونڈہ کی طرف بھاگ گئے تھے۔ ہم دس بارہ مرد عورتیں ایک گھر میں ہی اکٹھے تھے۔ دشمن کی فوج مست پور سے آگے جنوب کی طرف بہت دور تک چلی گئی تھی تو چھ سات دن وہاں ہی رہے تو ایک دن ہمارا ایک آدمی گائے کو پکڑ کر پانی پلانے کیلئے تالاب پر لے گیا تو ہندوستانی فوج کے ایک مسلمان افسر نے اسے دیکھ لیا اور پوچھا کہ تم یہاں ہی ہو۔ اس نے کہاں ہاں ہم یہاں ہی ہیں۔ اس نے کہا اگر میں تمہیں چونڈہ یا سیالکوٹ کی طرف بھیجوں تو اس طرف دونوں طرف سے فائر ہو رہے ہیں۔ اس نے ٹرک بھیج دیا جس پر ہم سب عورتیں اور مرد بیٹھ گئے۔ ٹرک پر آگے دو سکھ ڈرائیور بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم براستہ جموں دہلی جائیں گے۔ صدیقہ بتاتی ہے کہ ابھی گاؤں سے تھوڑی دور کھلے میدان میں ہم گئے تھے کہ پاکستان کی طرف سے ایک ہوائی جہاز آنا نظر آیا۔ وہ دونوں ڈرائیور ٹرک سے اتر کر سڑک سے دور ایک مورچے میں جا کر چھپ گئے۔ ہوائی جہاز ہماری طرف نہ آیا، ہم سے دور فاصلے پر گولہ باری کر کے چلا گیا تو دونوں سکھ ڈرائیور آ کر کہنے لگے کہ معلوم ہوتا ہے کہ تم میں سے کوئی سید ہے جس کی وجہ سے اس ٹرک کی طرف جہاز نے رخ ہی نہیں کیا، پھر وہ ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ ہمارے لئے دعا کریں کہ ہم بھی تمہارے ساتھ محفوظ رہیں۔ تو پھر انہوں نے ہمارے آگے ٹرک پر چادر باندھ کر پردہ کر دیا تو یہ واقعہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان مبارک کا پہلا ثبوت ہے کہ ہم بیٹی کے ساتھ ہیں اور آپ کی بیٹی غلام صدیقہ راضی خوش ہے۔

# تبلیغی و تنظیمی سرگرمیاں

آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف

آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف میں عید الضحیٰ کی نماز 7:30 بجے ادا کی گئی جس میں پیر سید شہریار بخاری اور مخدوم المشائخ باباجی پیر سید مصمصام علی شاہ بخاری اور مختلف اضلاع کے بیلویں نے شرکت کی۔ عید الضحیٰ کی نماز پیر سید فیاض احمد شاہ نے پڑھائی اور دعا کروائی۔ عید الضحیٰ کی نماز کے بعد جانشین گنج کرم، پیر سید شہریار بخاری اور مخدوم المشائخ باباجی سید مصمصام علی شاہ بخاری لوگوں کے ساتھ گلے ملے اور عید الضحیٰ کی مبارک باد دی۔ بعد ازاں مخدوم المشائخ باباجی پیر سید مصمصام علی شاہ بخاری نے خود قربانی کے جانوروں پر تکبیر پڑھ کر چھری پھیری۔ قربانی کا گوشت جملہ وابستگان کے علاوہ پورے گاؤں میں تقسیم کیا گیا۔

☆ سالانہ ختم شریف سید الاولیاء باباجی پیر سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

۱۵ جولائی ۲۰۲۲ بروز جمعۃ المبارک آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف میں سید الاولیاء باباجی پیر سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ختم پاک منعقد کیا گیا۔ جس میں ہر ضلع کے ضلعی امیر، تحصیل امیر اور خادین مراکز محفل میلاد خاص طور پر شامل ہوئے۔ ختم شریف کی صدارت پیر سید شہریار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرمان والا شریف نے کی۔ تلاوت قرآن پاک جناب قاری محمد اعظم نے کی اور نعت شریف کی سعادت پیر ڈاکٹر رحمت اللہ طیبی نے حاصل کی۔ جانشین گنج کرم، پیر سید شہریار بخاری مدظلہ العالی نے اپنی گفتگو میں ارشاد

فرمایا کہ اعلیٰ حضرت صاحب پاک کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ، بابا جی پیر سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بہت پیار کرتے تھے۔ نیز فرمایا جس طرح کچھلی عید پر بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ تمام بیلی عید اپنے اپنے گھروں میں بچوں کے ساتھ گزاریں اور عید کے بعد تبلیغ کا کام شروع کر دیں تو بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق ہم نے تبلیغ کا کام زور و شور سے جاری کرنا ہے۔ درود شریف اور محفل پاک کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنا ہے۔ آخر میں جناب پیر سید فیاض احمد شاہ نے ختم شریف پڑھا اور جناب حاجی محمد رمضان (بابا رمضان) صاحب نے دعا کروائی۔ اس کے بعد پیر سید شہیار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف نے بیلوں کو حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں داخل فرمایا اور سب کو تائید فرمائی کہ لنگر شریف ضرور کھائیں۔

### ☆ تبلیغی دورہ بہاول نگر

مقررہ یوم تبلیغ کو امیر نگران شیخ نصر اللہ، امیر تبلیغ صوفی محمد اشرف، جاوید طیبی، امیر تبلیغ محمد عابد طیبی، امیر تبلیغ بیلی محمد اختر طیبی، امیر تبلیغ ابرار چائے والا، بیلی حافظ محمد ممتاز، بیلی یاسین، بیلی ملک ندیم طیبی نگران امیر تبلیغ، بیلی محمد نواز طیبی، بیلی عبدالجبار طیبی اور دیگر کئی بیلیوں نے تبلیغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بہاول نگر کے تنظیمی بیلیوں کے وفد نے تبلیغی دورہ کیا۔ علاوہ ازیں پل نورڈواں میں مختلف بیلیوں کے گھروں میں محفل میلاد شریف ہوئی۔ بستی بیلا نہ میں بھی بیلیوں کے گھروں میں محفل میلاد منعقد ہوئی اور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق تبلیغ و تربیت کے سلسلے میں بھی گفتگو کی گئی۔ نیز بیلی محمد احمد سہو محمود پور لالیکا کے گھر محفل میلاد ہوئی اور تبلیغ کی دعوت دی گئی۔ اڈافیڈریلی کی دکان پر محفل میلاد ہوئی اور تبلیغ کی دعوت دی گئی۔ کئی بیلیوں نے بڑھ چڑھ کر تبلیغ میں شامل ہونے کا وعدہ کیا اور چک سید علی میں نماز جمعہ ادا کیا۔ آخر میں بیلی الکریم بیکری خادم آباد میں حاجی نذیر صاحب نے دعا کی اور بیلیوں کو بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق تبلیغ کرنے اور گھر محفل میلاد سجانے کی دعوت دی۔



سالانہ ختم و عرس مبارک بابا جی پیر سید عثمان علی شاہ بخاری، مسجد نور، لاہور  
مؤرخہ ۱۵ جولائی ۲۰۲۲ء بروز جمعۃ المبارک جامعہ مسجد نور (چٹی) کراماں والا لاریکس  
کالونی غازی آباد محل پورہ لاہور میں بابا جی پیر سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ختم پاک منعقد  
کیا گیا جس میں لاہور کے بہت سارے بیلویں اور دیگر نے شرکت کی۔ محمد حمزہ طیبی نے تلاوت  
قرآن پاک کی جبکہ مختلف بیلویں نے نعت شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں  
جناب محمد سمیع اللہ نوری طیبی نے حضور سید الاولیاء بابا جی پیر سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی  
کرامات بیان کیں اور لوگوں کو بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے طریقے کے  
مطابق تبلیغ کرنے، درود شریف پڑھنے اور محفل میلاد منانے کی تلقین کی۔ آخر میں صلاۃ و سلام  
پڑھا گیا اور جناب محمد سمیع اللہ نوری طیبی نے اختتامی دعا کروائی۔

### ☆ سالانہ محفل میلاد بلنیر چک 46 پتوکی

پتوکی کے نواحی قصبہ بلنیر چک 46 میں جناب حاجی محمد اقبال طیبی کے زیر اہتمام و  
انتظام حسب سابق عظیم الشان سالانہ محفل میلاد منعقد ہوئی جس میں پیر سید شہریار بخاری سجادہ  
نشین آستانہ عالیہ حضرت کراماں والا شریف نے خصوصی شرکت فرمائی۔ اس موقع پر قصور کے  
ضلعی امیر خلیفہ پیر محمد حنیف طیبی اور پتوکی کے تحصیل امیر خلیفہ پیر محمد حسین طیبی، خلیفہ پیر بابا عیش  
محمد طیبی، پیر میاں امجد علی طیبی، حاجی منیر احمد طیبی، حاجی محمد سلیم طیبی اور دیگر بیلویں کی کثیر تعداد  
نے بھرپور شرکت کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد جناب پیر ڈاکٹر رحمت اللہ طیبی نے نعت  
شریف پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جانشین گنج کرم، پیر سید شہریار بخاری سجادہ نشین  
آستانہ عالیہ حضرت کراماں والا شریف نے خصوصی گفتگو فرماتے ہوئے تمام حاضرین، منتظمین  
اور تنظیم حضرت کراماں والا شریف بالخصوص ضلعی تنظیم قصور کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے اس محفل  
کا انعقاد کر کے حاضری کا موقع دیا۔ قبلہ پیر جی نے مزید فرمایا کہ حضرت کراماں والا شریف

الحمد للہ اہل سنت و جماعت حنفی اور نقشبندی، حضرت صاحب کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ کا آستانہ ہے۔ ہم اللہ کریم اور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اظہارِ تشکر بجالاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری اور آپ کی نسبت آستانہ عالیہ حضرت کراماں والا شریف کے ساتھ رکھی اور ہمیں حضرت صاحب کراماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے درپاک سے منسلک رہنے کا موقع فراہم کیا۔ آپ نے حضور شیخ المشائخ، بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن اور حکم کے مطابق بیلوں کو تبلیغ کرنے اور گھر گھر محفل میلاد سجانے کی تلقین بھی فرمائی۔ آخر میں صلوٰۃ و سلام پڑھا گیا اور حاضرین کو نکر شریف پیش کیا گیا۔

محفل میلاد کے اختتام کے بعد قبلہ پیر سید شہریار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کراماں والا شریف، دیرینہ تنظیمی بلی جناب حاجی منیر احمد طیبی کی طرف تشریف لے گئے، آپ کے ہمراہ قصور کے ضلعی امیر خلیفہ پیر محمد حنیف طیبی اور پتوکی کے تحصیل امیر خلیفہ پیر محمد حسین طیبی، خلیفہ پیر بابا عیش محمد طیبی، پیر میاں امجد علی طیبی، حاجی محمد سلیم طیبی اور پیر ڈاکٹر رحمت اللہ طیبی بھی گئے۔ پیر جی حضور نے وہاں بھی حاضرین کو خوب تبلیغ کرنے اور گھر گھر محفل میلاد سجانے کی تلقین کے ساتھ دعوت دی۔ آخر میں دعائے خیر کی گئی۔

### ☆ تبلیغی دورہ چیچہ وطنی

بابا جی حضور پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن فروغِ محبت رسول ﷺ اور تبلیغ دین کے لیے آپ کے جانشین پیر سید شہریار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کراماں والا شریف کے حکم کے مطابق 95/12L چیچہ وطنی میں تبلیغی دورہ کے دوران جمعہ کے اجتماع سے خلیفہ پیر ڈاکٹر رحمت اللہ طیبی نے خطاب کیا اور لوگوں کو تبلیغ دین اور گھر گھر محفل میلاد منانے کی تلقین کی۔ اسی طرح چک نمبر 88/12L تحصیل چیچہ وطنی میں بھی تبلیغی وفد کے ہمراہ بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کے مطابق تبلیغی دورہ کیا گیا اور لوگوں کو تبلیغ دین کرنے اور گھر گھر محفل میلاد سجانے کی تلقین کی۔

## شجرہ طریقت سلسلہ نقشبندیہ، مجددیہ، طیبیہ حضرت کرمان لا شریف

یا اللہ کرم کر اپنی عطا کے واسطے  
بخش دے ساری خطائیں اے مرے مولا کریم  
دولت صبر و رضا دے خوگر تسلیم کر  
کر عنایت مجھ کو سوز و مستی اے خدا  
میرادل معمور کر صدق و یقین کے نور سے  
فضل سے اپنے عطا کر دولت قرب و حضور  
ابوالحسن خرقانی، شیخ بوعلی صاحب کمال  
عبدالحق غجدوانی عارف و محمود نیز  
خواجه بابا سماسی حضرت سید امیر  
شیخ علاؤ الدین عطار حقیقت آشنا  
خواجه احرار دانائے رموز معرفت  
شیخ درویش محمد اور خواجگی ملنگی  
شیخ سرہندی مجدد الف ثانی خضر راہ  
حضرت قیوم ثانی خواجه معصوم و سعید  
خواجه حنفی، شیخ زکی اور محمد نیز  
حضرت خواجه محمد قاضی احمد، شاہ حسین  
حضرت صادق علی بابا امیرالدین ولی  
یا الہی معرفت اور سوز و مستی کر عطا  
قطب عالم شیخ کامل چارہ بے چارگاں  
کر عطا سب کو الہی دو جہاں کی نعمتیں  
پیر سید محمد علی، خواجه سید عثمان علی  
محبت رسول ﷺ کو دلوں میں فروغ دے  
کر کرم کروا کرم دونوں جہاں میں رکھ شرم

رحم کر ہم پر محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے  
حضرت صدیق اکبر با وفا کے واسطے  
حضرت سلمان فارس بے ریا کے واسطے  
حضرت قاسم امام و مقتدا کے واسطے  
جعفر صادق امام الاولیاء کے واسطے  
شیخ کامل بایزید با خدا کے واسطے  
خواجه یوسف شہ جود و سخا کے واسطے  
شیخ علی رامیتی شاہ ہدی کے واسطے  
نقشبند ما بہاؤ الدین ضیاء کے واسطے  
حضرت یعقوب چرنی با صفا کے واسطے  
اور محمد زاہد حضرت مولانا کے واسطے  
باقی باللہ عارف راہ ہدی کے واسطے  
پیر کامل شیخ احمد پیشوا کے واسطے  
اور عبدالاحد گل شاہ کے واسطے  
خواجه زمان سلطان الاولیاء کے واسطے  
اور امام باعلی مشکل کشا کے واسطے  
ہادیان دیں پناہ حق آشنا کے واسطے  
شیر حق شیر محمد با صفا کے واسطے  
حضرت اسماعیل شاہ غوث الوری کے واسطے  
شاہ کرمان والے اتقیاء کے واسطے  
وارثان بحر کرم، اولیاء کے واسطے  
میر طیب علی راہنما کے واسطے  
کر کرم اے کرمان والے تو خدا کے واسطے

Monthly “Majalla Hazrat Karmanwala”

نظر کرم حضرت کرمان والے سرکار



حضرت کرمان والا فلنگ اسٹیشن

حضرت کرمان والا برکس اینڈ کمپنی

نام بھی اچھا — معیار بھی اچھا

ہمارے ہاں ہر قسم کی اینٹ اور ٹائیل وغیرہ دستیاب ہے

**AL-KARAM**  
Real Estate & Builders

We Deal In All Kinds Of Properties

0345-4003563  
0321-4003563  
0300-4003563

محمود اکبر گل

محتاج کرم

Monthly "MUJALLA HAZRAT KARMANWALA" Reg No. CPL- 144  
Muharram 1444 Hijri, August 2022

10 محرم شہدائے  
سالانہ کربلا محرم

27 عرس مبارک  
28 سالانہ  
فروری

14 محفل میلاد  
15 ربیع الاول

پیر سید مصمصام علی شاہ بخاری پیر سید محمد میرا بخاری آستانہ عالیہ کراچی  
حضرت شریف اداکارا پیر سید شہر یار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کراچی

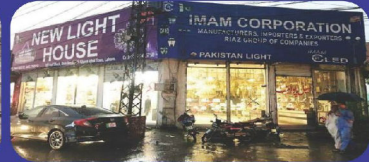
Like /Hazratkarmanwala  
/Babajee.karmanwala

YouTube/karmanwala

www.karmanwala.com

## نیو لائٹ ہاؤس NEW LIGHT HOUSE

Ph: 042-37808151, 042-37808152  
Cell: 0300-9425750



**IMAM CORPORATION**  
IMPORTERS, EXPORTERS & MANUFACTURER

Shop: 042-37639342  
042-37670108  
042-37670110

Fax: 042-35427409

Mob: 0300-4035426 محمد شہریار  
0323-84358862 محمد علی یار

**MUHAMMAD RIAZ**  
Chairman



ریاض گروپ آف کمپنی  
امام کارپوریشن

☆ امپورٹر، اکسپڈرٹ اینڈ مینوفیکچرر ☆

ڈیلر اینڈ مینوفیکچر: فینسی لائٹ، گیٹ لائٹ، گارڈن لائٹ، ٹیوب لائٹ، فانوس

183 Asif Block, Main Boulevard Allama Iqbal Town, Lahore

28-بی، شاہ عالم مارکیٹ نزد دفتر واپڈا مکہ الیکٹرک مارکیٹ، لاہور